UNIVERSAL LIBRARY
OU_232700
UNIVERSAL LIBRARY

تنبیہ الضالین وہدایت الصالحین

یہ رسالہ فتوا ہی جو مکے اور مدینے کے علمانے کیے ہیں اور
مولانا محمد اسحق صاحب نے جو نایب اور سجادہ نشین ہیں حضرت
مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے مقام دہلی مین اور خاص و عام
مومنین کے معتقد اور بہت علماء فضلا اور حضرت امیر المومنین سید احمد
قدس سرہ کے خاندانے لائق صاحب والون کے احوال سے مطلع ہو کر انکے
رتبے کے مردود اور جھوٹے ہونے کی دلیلین اور کیفیت لکھ کر اپنی اپنی
دستخط سے مزین فرما کے ہندوستان سے بھیجا ہی کہ عوام نادان
مسلمان اُن لوگون کے برے اعتقاد کی باتون سے اور بُرے
طریقے سے اپنے تئین بچاوین اور انکے مکر اور فریب
اور طمع کی باتین منافقانہ کہ دل مین کچھ اور
منہ مین کچھ سُنکر گمراہ نہو جاوین

مطبع احمدی

کلکتے کے درمیان چھاپہ کیا سنہ ٢ ٥٧ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا
وآلہ واصحابہ اجمعین * امابعد سب مسلمانوں کی دریافت کے واسطے
لکھا جاتا ہی کہ قبل اسکے تخمیناً بیس برس آگے اس ملک میں شرک
اور بدعت کے کام بہت سے پھیل رہے تھے اکثر لوگ اس
گرفتار تھے اور نماز روزے کا چرچا نہایت کم * بارے افضال الٰہی سے
حضرت امیر المومنین سید احمد قدس سرہٗ کا تشریف لانا بارادہ
حج بیت اللہ کے اس طرف ہوا * اور مولانا عبد الحی اور مولانا محمد
وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم حضرت کے معتقدین خاص نے آپ کے اشارہ
سے مجالس وعظ و نصیحت کی گرم کی * کلام اللہ اور کلام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معنی کے سننے سے اور حضرت کی صحبت اور انکے کلام
کی برکت سے لوگوں کو شوق دینداری اور اللہ و رسول کی تابعداری

بہتیرا * جنہوں نے حضرت کے دست مبارک پر بیعت توبہ کی پھر تھوڑے روز
میں اچھے خاصے مومن پاک ہو گئے * بعد اُسکے حضرت بارادہ جہاد ولایت
کی طرف تشریف لیگئے اُن کے خلفا کی سعی سے بازار ہدایت کا
خوب ہی گرم ہوا اسیطرح تو مسجدیں آباد ہو گئیں بلکہ از سر نو بنائیں * شہروں در
ولایت کی جڑ اُکھڑ گئی راہ اسلام کی سب نے اختیار کی * چند مدت
اسی طرح بخوبی گذری اتفاق اور محبت سے مسلمانونکی آپسمین اوقات
بسر ہوئی * دو برس ہونگے کہ بعضے کم علم لوگون نے حضرت کی خبر شہادت کے
بعد اپنی ناموری اور جاہلوں میں عزت بڑھانے کو اور دین کے پردے
میں دنیا کمانے کو اور ایک گروہ اپنا علاحدہ مقرر کر لینے کو اس دین
میں رخنہ ڈالنا شروع کیا * کچھ کچھ نئی بات اور جھوٹے مسئلے
کلام الٰہی اور کلام رسول کو دھوکے کی ٹٹی بنا کر ظاہر کی * جسکے سبب
قدیم چال میں جو علماے دیندار اور فضلاے یکتا کردار نے موافق
احکام خدا اور رسول کے ٹھہرادی تھی اُسمین خلل پڑ گیا اور لوگون کے
دلون مین شک اور تردد واقع ہوا * جیسا انکار کرنا چار مذہب سے
جو قریب بارہ سو برس سے تمام جہان عرب اور عجم مین پھیل رہی *
اور ہزارون عالم فاضل صاحب شریعت صاحب طریقت اور صدہا
اولیاء اللہ اسی طریقے پر جاکر مقرب بارگاہ الٰہی ہو گئے * اور منکر ہونا علم فقہ

اور اجماع امت سے اور تفسیر قرآن شریف سے * اور حقارت کرنی
علماے کبار اور اولیاے باوقار کی * یہان تک کہ کوئی شیطان
کہتا ہے کہ نبی تو پاخانے کو کہتے ہین اور جیسے امام ابوحنیفہ تھے ویسے
ہم بھی ہین * سواے اسکے ہزارون طرح سے شوخیان کرتے ہین
اور ایمان کھوتے ہین * پھر ساتھ ان شوخیون اور بے ادبیون اور
بد اعتقادیون کے یہہ مردود حنفی بھی کہلاتے ہین * سو بانی مبانی اس
طریقۂ نو احداث کا عبد الحی ہے جو چند روز سے بنارس مین رہتا ہی *
اور حضرت امیر المومنین نے ایسی ہی حرکات ناشایستہ کے
باعث اپنی جماعت سے اسکو نکال دیا اور علماے حرمین معظمین نے
اسکے قتل کا فتوا لکھا مگر کسی طرح بھاگ کر وہان سے بچ نکلا * پھر
اسی کے شاگرد خاص اور مرید با اخلاص دوسرے شہرون مین مثل
عظیم آباد و کلکتہ وغیرہ کے گئے * حاکم شرع اور علماے صاحب ورع کا
کچھ خوف تو یہان نتھا اپنے تئین خلیفہ امیر المومنین کے مشہور کر
لوگونکو اپنے عقاید سے بتدریج مطلع کیا اور جاہلونکو گمراہ بنایا * جب
یہہ معاملہ علماے دین اور حضرت کے سچے خلیفون پر ظاہر ہوا اور اسکے
سبب سے آفت و فساد مسلمانون مین پڑ گیا * یہان تک کہ باپ
کا اور خاوند جورو کا اور نوکر آقا کا مخالف ہ

اور آپس مین ان کے ایسی پھوٹ ہوئی کہ وہ کام دین کا جو سب پر مقدم
تھا اُس مین بھی خلل آ گیا لوگ متفرق ہو گیے ایک ایک کا نیا سنت
بن گیا * یہہ احوال دیکھکر اور اُس نئے طریقے کو خلاف حکم خدا اور رسول
اور خلاف مرضی حضرت امیر المومنین کے سمجھکر علما اور مشائخ نے
عموماً اور حضرت کے خلفا نے خصوصاً دروازہ نصیحت کا کھولا اور اُن
نادانونکو جنھون نے یہہ فساد برپا کیا تھا ممانعت کی * مگر نفسانیت اور خود
پسندی اور دنیا کی طمع نے ہرگز اُنکو راہ راست پر آنے دیا کسی کی بات
نمانی بلکہ اور بھی شورش شروع کی اور کھل کھیلے * اور ایک فساد
عظیم برپا کیا جس سے ہدایت کا دروازہ بند ہو گیا * آخر اس مذہب نو کی کیفیت
لوگون نے علماء حرمین شریفین کی خدمت مین ظاہر کی * اُنھون نے اُنکے
طریقے کے مردود اور جھوٹے ہونے پر فتوا دیا * اور علماے دہلی اور ہندوستان
اور خلفاے امیر المومنین نے بھی ویسا ہی فتوا وہان سے لکھ بھیجا * اور
علماء کلکتے اور یہان کے خلفا نے بھی ایک فتوا ویسا ہی اپنے اپنے
دستخط اور مہر سے تیار کر کے چھپوا دیا * تا کہ لوگ اِس طریقے سے
بچ جاوین اور فریبیون کے فریب مین نہ آوین * جھوٹھ کہنا اور خلاف
وعدہ کرنا اور اہل حق کے سامھنے اپنے عقاید سے منکر ہو جانا * اور جبتک اپنا
خاص معتقد نہو تب تک اپنے بھید سے اُسے واقف نکرنا * اور فریب

دنیا* اور جھوٹی قسم کھالینی اپنے طریقے کے رواج دینے کے واسطے انکے یہان درست ہی* اور اُنکا مذہب اگر باتوں مین روافض کے مذہب سے ملتا ہی* جیسا روافض پہلے رفع یدین اور آمین جہر اور قرات خلف امام کے مسلے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیلون سے ثابت اور ترجیح دیکر عوام کو خصوصا حنفی مذہب والے کو شبہ مین ڈالتے ہین پھر جب یہہ بات خوب اپنے معتقدون کے ذہن نشین کر چکے تب آگے اور مسلونمین متشکی و متردد بناتے ہین اور مسلمانونکو گمراہ کرتے ہین* چنانچہ مولانا حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ کے تیسوین اور پچاسویں کید مین اور انیچاسوین صفحے مین انکا حال اور چارون مذہب کی حقیقت لکھی ہی اُسکو منظور ہو دیکھ لے* اِسی طرح لے نئے مذہب والے بھی یہی جھگڑا پہلے درپیش کرکے ناوانونکو اپنے فریب کے جال مین پھنساتے ہین پھر بعد اسکے اور باتین سکھاتے ہین* جیسا علماے سلف اور خلف سے اور علم فقہ سے اور تفسیرونسے اگلے علماء سنت وجماعت کی اور اکثر مسایل شرعی سے جو اُنکی ہواہس کے برخلاف ہو روگردان اور بد اعتقاد کرواتے ہین* پھر ایسی باتونسے بچارے مسلمانونکا ایمان کھوتے ہین* اور جاہلونمین اپنے تئین مولانا اور محدث زور محی السنۃ اور قامع البدعۃ کے خطاب سے شہرت دیتے ہین

اور اجتہاد کا دعوا کرتے ہیں * اور بیعت توبہ کو بھی بدعت جانتے ہیں
مگر کیا کریں کہ اُنسے پیرروزی اور روتی اُنکی ٹھہر گئی ہی اگر کھول کر
اُسکی مخالفت کریں تو بھوکھے مرین * سو اللہ تعالی کے فضل اور کرم سے
اور علما اور خلفا کے اتفاق اور سعی و کوشش کے سبب اور قوۃ الایمان
اور قوا نظام الاسلام کے چھپ جانے کے باعث اکثرون کو جنکو تھوڑی
بھی عقل تھی سوجھ آ گئی * اس بُرے اعتقاد سے اُنھون نے توبہ کیا * اور
جو ضد ہی بڑے نفسانی تھے اور جنکو اپنی سرداری لوگونمین رکھنی
منظور تھی شیطان اور نفس خبیث کے بہکانے سے اپنی ہٹ سے
باز نہ آئے بلکہ اور زیادہ گمراہ ہوئے اور نادان لوگونکو گمراہ بنانے لگے *
سو اے بھائی مسلمانو یہہ زمانہ فساد کا ہی اور یے لوگ آخری
زمانے کے نایب دجال ہیں یعنے باطل کو حق مین ملانیوالے ایسے لوگ
اس زمانے مین بہت ظاہر ہونگے * یا اعلاً روافض شیعہ مذہب ہیں
سنیون مین چھپے ہوئے دین مین فساد ڈالتے ہیں * اور آہستہ
آہستہ لوگونکو بے دین کرتے ہیں * ایسون ہی کے حق مین اللہ تعالی نے
قرآن شریف کے تیرھوین سپارے کے نوین رکوع مین فرما دیا ہی
والذین ینقضون عھد اللہ الخ ویفسدون فی الارض اولئك لھم اللعنة
ولھم سوء الدار * جو لوگ فساد ڈالتے ہیں ملک مین اُن پر لعنت

ہی اسکی یعنے دور رہینگے اسکی رحمت سے اور انکے واسطے ہی برا گھر
یعنے دوزخ * اور جامع الاصول مین حدیث ہی عرفجہ رض سے
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون بعدي هنات وهنات فمن
رايتموه فارق الجماعة او يريد ان يفرق امة محمد كائنا من كان فاقتلوه فان
يد الله على الجماعة وان الشيطان مع المفارق الجماعة يركض اخرجه مسلم
عرفجہ رض سے روایت ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پیچھے بری چال پھیلیگی
سو جسکو دیکھو تم جدا ہوا جماعت سے یا ارادہ رکھتا ہی تفرقہ ڈالنے کا محمد کی
امت مین جو کوئی ہو مارو اسکو کیونکہ بیشک اللہ کا ہاتھ ہی جماعت پر
اور مقرر شیطان ساتھ ہی جدا ہونیوالے کے ٹھوکر مارتا ہوا * اور نظام الاسلام
کے پندرھوین سوال کے جواب مین ایسی حدیثین بہت لکھی ہین دیکھ لو *
اب لازم ہی بھائیو کہ تم لوگ خوب ہوشیار رہو اور تحقیق جانو
اور یقین کرو کہ یہہ طریقہ لامذہب والونکا خلاف حکم خدا اور رسول
اور علماے سلف کے صرف اپنی نمود اور بزرگی اور بڑائی جتانے کو ہی *
اور اس طریقے سے تمام علما اور فضلا اور خلفا حضرت امیر
المومنین معزی الیہ کے ناراض ہین * اور ہرگز یہہ طریقہ حضرت
موصوف کا نتھا جو کوئی یہہ دعوا کرے اور لوگون سے کہے تو اسکو محض
کاذب اور جھوٹھا جانو * کیونکہ حضرت معزی الیہ کے زمانے کو تو بہت عرصہ

نہین گذرا انکے دیکھنے والے اور آنکی صحبت مین رہے ہارے سچے
ایماندار اکثر موجود ہین اُنسے تقسیم دریافت کرلو ۞ اگر حضرت
ممدوح اِس زمانے مین ہوتے تو ان نئے مذہب والے سخت گمراہونکا
وہی حال کرتے جو انکے پیشوا عبد الحق کا کیا تھا یعنے مردود کہتے اور نکلوا دیتے ۞
اور بھلا برے جو ان مردود اور دیندار ہین تو جہان مسلمانونکی ریاست
اور حکومت ہی جیسا کہ مدینہ روم شام بلخ بخارا وغیرہ وہان تو ایسی
باتین ظاہر کرین دیکھین تو کیا ہوتا ہی سوا لات جوتی اور مار بیزار
اور قتل و قید کے اور کچھ اُن کے نصیب مین نہوگا ۞ اور ان نئے مذہب
والونمین اکثر ایسے بد اصل اور رزیل النفس بھرے ہین کہ نہ علم رکھتے
نہ فضل ۞ بعضے اُنمین چند آیت قرآنی ہندی ترجمہ کے ساتھہ اور چند حدیثین
ہندی ترجمہ کے ساتھہ بغیر تفسیر قرآن اور بدون شرح حدیث کے جو علماے
ربّانی نے آگے خوب تحقیق کر کے لکھی ہی پڑھہ کر اپنے نفس کی خواہش
کے مطابق معنے سمجھہ کر مغرور ہوگئے ۞ اب کسی کی بات خاطر مین نہین
لاتے نہ کسی کی نصیحت مانتے نہ کسی کو اپنے برابر سمجھتے ۞ نہ عمل مین نہ صفات
مین جو جی مین آتا ہی بے خوف و خطر سے نکالتے ہین اور بیہودہ بکتے
ہین ۞ پھر بعضے نادان اُسپر دلیل لاتے ہین کہ اول اسلام مین تو رزیل
ہی قوم پہلے ایمان لائے تھے جسپر عرب کے شرفا نام رکھتے تھے اور

طعن کرتے تھے * سو اسکا جواب یہہ ہی کہ انکی رزالت تو اسلام کی شرافت نے کھو دیا تھا اور طرف مقابل مین اُن کے کفار تھے کہ بڑی رزالت کفر کی رکھتے تھے * اور یہان تو طرف مقابل مین انکے مسلمان ہیں علاوہ اِسکے شرافت علمی اور عملی یہہ اُسپر قیاس نہین ہوسکتا * وہان عقاید حقہ اور افعال کاملہ کی تحصیل نے رزالت کو اُنکی مٹا دیا تھا کہ مقبول بارگاہ ہوگئے * اور یہان عقاید فاسدہ اور اعمال باطلہ نے اُنکو اسلام سے بھی باہر کر دیا کہ مردود درگاہ ہوئے * اور دلیل اُسکی یہہ ہے کہ ہرچند اُنکو کوئی عالم مومن صالح سمجھاوے اور عقاید محمودہ کی تعلیم کرے سبب اپنی رزالت اور نالایقی کے ہرگز نہین مانتے بلکہ جھگڑنے لگتے ہیں * اور عالمون سے اور صالحون سے برابری کا دعوا کرتے ہیں * اور کیون نکرین کہ بعضے اُنمین جاہلون کے سردار بنے اچھا کھاتے ہیں اچھا پہنتے ہیں وبس بہت آدمیونکو اپنے آگے دوڑاتے ہیں اُن سے ہر طرح کی خدمت لیتے ہیں حضرت پیر صاحب ہادی مولانا کہلاتے ہیں * یہہ جاہ و شوکت دنیا کہ کبھو خواب و خیال مین بھی اُنکو حاصل نہ تھی کب چاہتی ہے کہ کسی کے تابعدار ہون * پھر وہ کیسا ہی عالم حقانی ہو کامل ربانی الا ماشاء اللہ کہ جسکو اللہ چاہے تو یہہ باتین اُس سے کھو دے * اور اب ایسونکا سردار کہلانا علامت قیامت سے ہی

کہ مخبر صادق نے آگے ہی اسکی خبر دی ہی اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ جب سونپین لوگ دین کے کام نالایقونکو امید وار رہو قیامت کے * اور قیامت کی علامت سے یہہ بھی ہی کہ رذیل اور نالایق بڑھینگے اور چھپاینگے اور شریف اور لایق گھٹینگے اور رہینگے * سو یہہ وہی زمانہ آیا ہی * اور یہی سبب ہی کہ ایسے جاہل جنکو نہ ایمان کے ارکان کی خبر نہ اسلام کے اعمال کی جہان اُن سے کوئی عالم ہو دیا انھار اکالا آسی کا کامہ پڑھنے لگے ناحق بیدین بن گئے * پھر کوئی ہزار سمجھادے اور دلیلین واضح لاوے نہین مانتے اور ہدایت نہین پاتے الا ما شاء اللہ مگر جسکو اللہ چاہے تو اس گمراہی سے نکالے * سو ایسے نادان رذیل اشخاص ناقص العقل کی کثرت کا بھی کچھ اعتبار نہین * اب اس طرح کے لوگونکے حق مین یہی دعا بہتر ہی کہ اللہ تعالیٰ جو ہدایت کا مالک ہی پہلے ان کسی صالح عالم مسلمان کی صحبت ایسون کو میسر کردے کہ جس مین انکے دین اور دنیا کی خیر ہو *

اب ای بھائیو ان مفسدون کی بنائی چکنی باتون پر نہ بھولیو اور نہ انکے وعظ و نصیحت پر دھو کہا کھائیو یے لوگ زہر ن دین ہین نان کھانگے ایمان کھو دینگے * ان سے مقدور بھر الگ ہی رہو خوب بچ کر جاو اور ایسے لوکون کے ذلیل کرنے اور نکال دینے مین مطابق حکم خدا و رسول کے بڑا ثواب ہی کیونکہ بڑے فسادی ہین اور مکار *

بس جس طرح سے یہ لوگ دنیا کماتے ہیں اسکا بیان کہانتک کیجئے * کبھی اِس
نام سے کہ مجاہدین کے لشکر میں خرچ ضرور ہی لوگونسے روپیہ لیے *
کبھی جہاد میں جاوینگے اور غازیونکو اسباب بنادینگے مشہور کرکے
اسباب روپئے تحصیل کئے * اور روپیون کے جمع کرنے کو ایک بیت
المال مقرر کیا * پھر نام کے واسطے کچھ بھیج کر سب آپ چکھ گئے *
غرض حضرت سید صاحب کے نام سے اِس زمانے مین بہتون کا بن آیا
خوب روپئے کمائے دولتمند ہو گئے * اور اب بھی قصور نہین کرتے
طرح طرح سے روپئے بتورتے ہین اور دوزخ کے گند سے باتتے ہین *

مکے اور مدینے کے عالمون نے جو فتوا مہر اور دستخط سے اپنے
بھیجا ہی سو اسمین مسائل بہت سے تھے اختصار کے لئے اسمین سے
پانچ سوال مع اصل جواب ہندی ترجمے کے ساتھ چھاپا جاتا ہی

اُسپر مہر ہی مولانا شیخ عبد اللہ ابن سراج کی جو سردار ہین مکے
کے مدرسون مین * اور مولوی سید عبد اللہ مکے کے مفتی کی * اور
سید عثمان مکے کے مدرس کی * اور شیخ مصطفی کی جو حنفی امامون کے
رئیس ہین * اور شیخ عبد القادر ابراہیم باشا ابن محمد علی

باشا کے پیر کی * اور مولانا شیخ محمد عابد سندھی مدینے کے بڑے مدرس کی * اور سید محمد * اور مولوی محی الدین * اور مولوی عبد اللہ اور مولوی سید علی * اور مولوی صالح ابن احمد مدینے کے مدرسون کی اور محمد ابو السعادات مسجد نبوی کے امام وغیرہ بہت سے عالموں کی

* السوال الثالث * هل يجوز للرجل الذي ليس له ملكة الاجتهاد ولا توجد فيه شرايط الاجتهاد ولا يعلم اقوال الفقهاء المتقدمين ان لا يقلد احدا من الائمة الاربعة المشهورة بل يخترع من هواه مذهبا خامسا قد يوافق احدها وقد يخالف جميعها * الجواب عنه ان الاجماع قد حصل على حقية المذاهب الاربعة وتخلف ذلك فيما سواها وان الامة جميعها قد تلقت المذاهب الاربعة بالقبول ولم يحصل ذلك لغيرها وقد اوجب الله على من لم يعلم طرق الاجتهاد ولم يعلم ما كان عليه الصدر الاول من الصحابة والتابعين من اقوالهم وافعالهم ان يسال ولا يعمل الا بما يفتيه المفتي من الائمة الاربعة لعدم الحجة فيمن سواهم قال الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون * ولذا قال ابن الهمام في التحرير وشارحه في التيسير غير المجتهد المطلق يلزمه عند الجمهور التقليد وان كان مجتهدا في بعض المسائل الفقهية او بعض العلوم * وفي عمدة المريد شرح جوهر التوحيد فواجب عند الجمهور

على كل من ليس فيه اهلية الاجتهاد التقليد لمذهب * وروي عن ابي يوسف رح انه واجب على العامي الاقتداء بالفقهاء لعدم الاهتداء في حقه الى معرفة الاحاديث ومعانيها وتاويلاتها وناسخها ومنسوخها وخاصها وعامها ومحكمها ومتشابهها فمن لم يعلم ذلك فهو عامي منسوب الى العامة وهم الجهال اعاذنا الله تعالى من الضلال

خلاصہ ترجمہ کا * کیا جایز ہی اُس شخص کے لیئے جسکو قوت اجتہاد کی نہو اور شرطین اجتہاد کی اُسمین پائی نجاوین اور فقہاء کے اقوال کو نجانے یہہ بات کہ کسی مجتہد کی اِن چار مجتہدون سے تقلید نکرے بلکہ ایک نیا مذہب نکالے کہ کبھی اِن چار مذہب مین سے ایک کے موافق ہو اور کبھی سب کے مخالف ہو * جواب اجماع تمام علماء کا ہوا ہی حق ہونے پر اِن چار مذہب کے اور اِن چار کے سوا اور کسی مذہب پر اجماع نہین ہوا اور تمام امت پیغمبر خدا ﷺ نے اِن چار مذہب کو قبول کیا ہی اُنکے سوا اور کسی مذہب مین یہہ اتفاق اور قبول حاصل نہین ہوا اور خدا تعالی نے واجب کیا ہی اُس شخص پر کہ جو اجتہاد کے طریق کو نجانے اور صحابہ اور تابعین جس بات پر تھے اور اُنکے اقوال اور افعال سے واقف نہو کہ وہ پوچھ لیوے اور عمل نکرے مگر اُس چیز پر کہ فتوا دیوے مفتی اِن چار اماموں کے ایک مذہب کے موافق کیونکہ اُنکے سوا اور کسی شخص کے

مذہب مین دیکھ کامل نہین ہی یعنے اور کسی مذہب پر اکتفا کرنا لازم ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور اسی واسطے امام ابن ہمام نے تحریر مین فرمایا ہی اور شارح نے اسکے تیسیر مین کہ جو شخص مجتہد کامل نہو اگرچہ بعض مسئلہ مین اجتہاد کی طاقت رکھتا ہو یا اُسکو بعض علوم مین مرتبہ کامل ہو اِس کے ساتھ بھی اُس پر تقلید کسی مجتہد کی واجب ہی ؀ اور عمدۃ المرید مین ہی کہ جو شخص کہ اُس مین قابلیت اجتہاد کی نہو تو اُسپر واجب ہی تقلید کرنی کسی مذہب کی ؀ اور روایت ہی امام ابو یوسف رح سے کہ واجب ہی عامی پر پیروی کرنی کسی مجتہد کی کیونکہ اُس مین قابلیت نہین ہی اِس بات کی کہ حدیثون کو پہچانے اور معنے اُسکے دریافت کرے اور تاویلات کو اُسکی سمجھے اور ناسخ اور منسوخ کو امتیاز کرے اور عام اور خاص اور محکم اور متشابہ اور غیرہ کو الگ الگ تمیز کرے اور احکام کو معلوم کرے تو جو شخص اِن سب باتون کو نجانے وہ شخص عامی ہی اور جاہل خدا پناہ مین رکھے ہمکو گمراہی سے

السوال الرابع ھل یجوز للمقلد اذا وصل الیہ حدیث یخالف ظاہرہ مذھب ذلک المقلد ان یترک مذھبہ ویعمل علی ظاھر الحدیث وان لم یعلم ان ذلک الحدیث ماول او منسوخ او مصروف عن ظاھرہ او صحیح

او ضعيف ونحو ذلك * الجواب انه لا يخفى انه ذكر في التقرير شرح التحرير في بحث الجهل ليس للعامي الاخذ بظاهر الحديث لجواز كونه مصروفا عن ظاهره او منسوخا بل عليه الرجوع الى الفقهاء لعدم الاهتداء في حقه الى معرفة صحيح الاخبار وسقيمها وناسخها ومنسوخها فاذا اعتمد كان تاركا للواجب عليه انتهى وهذا يفيد بظاهره جواز العمل بالحديث اذا خالف ظاهر الحديث مذهبه اذا كان عالما بشروط الاجتهاد وما يستدل به وما يعرض عنه لكن ادنى الشروط للاجتهاد ان يحفظ المبسوط كما في السراجية وافاد ابن الهمام في فتح القدير من كتاب القضاء ان المجتهد من يعلم الكتاب والسنة باقسامها من عبارتهما واشارتهما ودلالتهما واقتضائهما وناسخهما ومنسوخهما ومناط احكامهما وشروط القياس والمسائل المجمع عليها لئلا يقع في القياس في معارضة اقوال الصحابة ويعلم عرف الناس فمن اتفقت فيه هذه الجملة فهو اهل الاجتهاد فيجب عليه ان يعمل باجتهاده انتهى * وفي شرح النقاية واهلية الاجتهاد بان يكون عالما باصول الفقه وهو الكتاب والسنة والاجماع والقياس وما لا بد منه للمجتهدين من سائر العلوم انتهى * اقول ولا يخفى ان فيه اشارة الى انه لا يكفي في تعريف المجتهد بما ذكر بل لا بد من معرفة علم اللغة العربية واوضاعهم

ومعرفة الصحيح الثابت منها ومعرفة ماروي من اللغة ولم يصح ولم يثبت
ومعرفة المتواتر منها والاحاد ومعرفة المرسل والمنقطع ومعرفة من تقبل
روايته في اللغة ومن ترك ومعرفة طرق الرد ومعرفة الموضوع
من اللغات ومعرفة الفصيح والردي والمذموم ومعرفة المفرد
والشاذ ومعرفة الشوارد والنوادر ومعرفة المستعمل والمهمل ومعرفة
المعرب ومعرفة المولد ومعرفة خصايص اللغة ومعرفة اشتقاق اللغة
ومعرفة الحقيقة والمجاز في اللغة ومعرفة المشترك ومعرفة الاضداد
ومعرفة المطلق والمقيد ومعرفة الابدال والقلب وغير ذلك فهذا
كله يتعلق بعلم اللغة والجاهل بها لا يسمى عالما فضلا عن ان يعد
مجتهدا ومن اراد تحقيق ما اشرنا اليه فليطالع المزهر للاسيوطي

وتجد ثمه ما هو اكثر من هذا ثم يشترط ان يكون متضلعا في علم الصرف
والنحو والمعاني والبيان والبديع وعلم اصول الفقه واصول الحديث
واصول التفسير عارفا بما حققه الاصوليون وما رواه المحدثون
من غير اكتفاء على نحو مشكوة المصابيح وحافظا لاقاويل ائمة الجرح
والتعديل ومرجحا في ذلك بدون تقليد احد كابي زرعة او ابي يعلى
او ابن المديني او لابن معين فضلا عن العراقي او الحافظ ابن حجر
ونحوهما فانه اذا ادى عن الاجتهاد وصار يستدل في جرح الراوي

وعند الله بقول احد من ائمة الجرح والتعديل فهو ما زال في ربقة التقليد والحال انه يريد الفرار من التقليد غاية ما هناك انه خرج من ان يكون مقلد الامام الاعظم المتفق على جلالته وديانته ومعرفته وانتهى الى تقليد نحو الدارقطني والبيهقي فهو بعيد عن الاجتهاد بمراحل

چوتھا سوال کیا جایز ہی مقلد کو جب اُسکو ملے کوئی حدیث کہ ظاہر عبارت اُسکی مخالف ہو اُسکے مذہب کے کہ چھوڑ دیوے وہ اپنے مذہب کو اور عمل کرے اُس حدیث پر اگرچہ اُسکو اس قدر علم نہو کہ جانے وہ حدیث ماوّل ہی یا منسوخ ہی یا ظاہر معنے اُسکے مراد نہین یا وہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف ہی * جواب مذکور ہی تقریر شرح تحریر مین کہ عامی کو درست نہین ہی ظاہر حدیث پر عمل کرنا کیونکہ شاید اُس حدیث کے ظاہر معنے مراد نہون یا منسوخ ہو بلکہ اُسکو پوچھنا فقہا سے واجب ہی کیونکہ اُسکو دریافت نہین ہی کہ حدیثون مین کون صحیح ہی اور کون ضعیف اور کون ناسخ ہی اور کون منسوخ پھر اگر وہ کسی حدیث پر اعتماد کرکے عمل کرے تو جو اُس پر واجب تھا اُسنے اُسکو ترک کیا یعنے فقہاء سے سوال کرنا * اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی عالم ہو اجتہاد کی شرطون کا لیکن اونا شرطون کا یہہ ہی کہ

مبسوط جو فقہ کی کتاب ہی اسے یاد رکھتا ہو جیسا کہ سراجیہ مین ہی اور
امام ابن ہمام نے فرمایا ہی کہ مجتہد وہ شخص ہی کہ جانے قرآن اور
حدیث کو اُسکے تمام اقسام کے ساتھ جیسا عبارت اور اشارت
اور دلالت اور اقتضاء اور ناسخ اور منسوخ اور جتنے اقسام کہ
مدار احکام کے ہیں اور سب شرطین قیاس کی جانے اور مسائل
اجماعیہ کو یاد رکھے اور اقوال صحابہ کو بھی جانے اور عرف اور عادات
سے لوگون کی بھی واقف ہو * پھر جس مین یہہ سب شرطین پائی
جاوین تو وہ شخص قابل اجتہاد کے ہی * اور شرح نقایہ مین ہی کہ
لیاقت اجتہاد کی اس طور پر ہوتی ہی کہ عالم ہو فقہ کے اصول کا یعنے
قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کو خوب جانے اور جو علم
سب کہ مجتہد کو ضرور ہی اُس سے بھی خوب واقف ہو تو اسے معلوم ہوا
کہ خالی قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے جاننے سے بھی مجتہد
نہین ہوتا ہی بلکہ اُس کے سوا اور علوم بھی درکار ہین جیسا جاننا علم
لغت اور اُسکے طریق اور اُسکی سب اصطلاحونکو اور اُسکی صحیح اور ثابت
کو اور جاننا اُسکو کہ وہ لغت سے ہی مگر صحیح اور ثابت نہین اور جاننا متواتر کو
اور احاد اور مرسل اور منقطع کو اور یہہ کہ لغت مین کس کی روایت
مقبول ہی اور کس کی مردود ہی اور طریق رد کو اور موضوع کو اور

فصیح اور ردّی کو اور مذموم اور مفرد اور شاذ اور متدارد اور نادر اور
مستعمل اور مہمل اور معرب اور مولد اور خاصیت لغت کی اور
اشتقاق لغت کا اور حقیقت اور مجاز لغت مین اور مشترک
اور اضداد اور مطلق اور مقید اور قاعدہ بدل کا اور قاعدہ قلب کا اور
اِس سب کے سوا بہت سے امور ہین کہ علم لغت سے متعلق
ہین اور جو کوئی اِن سب کو نجانے وہ ہرگز قابل نہین ہی مجتہد
تو کیا ہوگا ٭ پھر اسکے بعد اور بہت سے علم بھی ضرور ہین کہ اُس سب
مین کمال واقف ہو جیسا صرف اور نحو اور بلاغت اور بیان اور
بدیع اور علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور اصول تفسیر اور
جن باتونکو اصولیون نے تحقیق کی ہی اور محدثون نے روایت کی ہی
اِس سب کو بھی خوب سمجھے اور یاد رکھے اور اِس قدر کفایت نہین
کرتا ہی کہ مشکوٰۃ کو یاد کیا ہو ٭ اور اجتہاد کے واسطے یہہ بھی ضرور
ہی کہ علما سے جرح اور تعدیل کے اقوال کا حافظ ہو اور خود قوت
اور استعداد رکھتا ہو ترجیح دینے کی بغیر تقلید کسی کے ٭ اور اگر کسی کی
تقلید کی رو سے کسی راوی کی جرح کرے یا تعدیل کرے تو وہ
حقیقت مین مقلد ٹھہرا محقق یا مجتہد نہوا باوجود اِس بات کے وہ تقلید
سے بھاگتا ہی اور پھر آخر کو اُسی تقلید مین جا گرتا ہی صرف فرق

اس قدر ہی کہ امام اعظم کہ جنکی بزرگی اور دیانت داری اور فضیلت سارے جہان میں ثابت ہی اور سب کے نزدیک متحقق ہی اُن کی تقلید سے نکلا اور دوسرے شخص جنکا مرتبہ اُن حضرت کے قریب بھی نتھا جیسے دار قطنی اور بیہقی اُنکی تقلید کی طرف وہ منسوب ہوا تو ایسا شخص اجتہاد کی راہ سے کوسوں دور پڑا ہی

واما السوال الخامس في انه هل يجوز للعامي تقليد من ليس له ملكة الاجتهاد ولا توجد فيه شرائط الاجتهاد ولا يعلم اقوال الفقهاء ام لا * والجواب عنه بانه لايخفى ان الله تعالى انما امرنا عند عدم العلم ان نسأل اهل الذكر لا من عداهم وليس المراد اهل الذكر الا كل من يذكر بعلم وتحقيق في كتاب الله وتفسير معانيه وتاويل محتملاته وفهم اشاراته والغوص في بحار فوايد عباراته والاحاطة بما ورد في السنة النبوية وجاء عن الصحابة الرضية بدليل قوله تعالى وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون فمن لم يكن كذلك فالواجب عليه ان يقلد احدا من الائمة ولا عليه الا متبدا د برائه فمن قلد هذا المقصر الذي راى لنفسه اهلية وهو بمعزل عنها كان كاعمى قاده اعمى لا يامن كل واحد منهما من الوقوع في حفرة تكون سببا لهلاكهما جميعا

فسال الله تعالى العصمة من الوقوع فيها لمهالك امين

ترجمہ اس کا * کیا جایز ہی عامی کو تقلید کرنی ایسے شخص کی
جسکو اجتہاد کی قوت نہو اور اسمین اجتہاد کی شرطین بھی پائی
نجاویں اور وہ فقہا کے اقوال سے واقف نہو * جواب ظاہر ہی
کہ اللہ تعالی نے جو ہمکو حکم کیا ہی کہ جس بات کا ہمکو علم نہو تو پوچھین ہم
اہل ذکر سے نہ اوروں سے انکے سواہ اور مراد اہل ذکر سے وہ شخص ہی کہ
جسکو کتاب اللہ کی تحقیقات کا علم ہو اور اسکے معنون کی تفسیر اور اسکے
محتملات کی تاویل اور زاشارات کی دریافت اور اسکی عبارت
کے فواید سے خوب واقف ہو اور خوب گھیر لے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
تمام حدیثونکو اور انکے اصحاب کی روایتون کو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا
م ۱۴ * ۱۲ وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس مانزل الیهم ولعلهم یتفکرون
سو جو کوئی ایسی کمال مہارت کلام الہی اور احادیث نبوی
اور آثار صحابہ مین نرکھتا ہو جیسے کہ اگلے مشہور مجتہد و نمین تھی
تو اسپر واجب ہی کہ وہ پیروی کرے کسی ایک مجتہد کی
چارونمین سے اور نہین پہنچتا اسکو اپنی سمجھ پر چلنا اور ہٹ
کرنا پھر جو کوئی پیروی کرے ایسے نالایق کی جو اپنے مین اہلیت
اجتہاد کی گمان کرتا ہی باوجودیکہ وہ اس سے کنارے پر آہی تو وہ

پھر وہی گرنی ایسی ہوئی کہ جیسا ایک اندھا بھٹکا ہوا دوسرے اندھے کو
کھینچے تا کہ وہ اُسکو کھینچ کر منزل مقصود کو لیجاوے تو اِس
صورت میں اِس سے بچاو نہیں کروے دونون ایسے گڑھے میں
جا پڑینگے کہ اُس سے نجات نپاوین بلکہ اُسی میں وے دونون ہلاک
ہو جاوینگے ٭ امید رکھتے ہیں ہم خدا سے بچنے کی ایسے گڑھے میں گرنے سے

واما السوال السادس في انه هل يجوز العمل بظاهر الكتاب و
الحديث للذي لا يعلم اقسام الكتاب من الظاهر والنص والمفسر
والمحكم والماول ولا يعرف الخفي والمشكل والمجمل والمتشابه وغيرها
ولا يفرق بين الناسخ والمنسوخ وايضا لا يعلم اقسام الحديث من
الصحيح والحسن والضعيف وغيرها ام يجب عليه تقليد عالم مقلد
يفتي باقوال الفقهاء ويقلد مجتهدا فما جزاء من يفعل ذلك ٭
فالجواب فانه لا يخفى مما قلنا من كلام التفسير الاحمدي ومما نقلناه
في جواب السوال الثالث عن ابن الهمام ومن عمدة المريد وعما
سواهما وجوب التقليد لمثل ذلك المسؤل عنه وحرمة الاجتهاد في
حقه حيث كان كما وصفه السائل وان استبد برائه ولم يقلد احدا من
ائمة الاربعة عزر تعزيرا شديدا كما افاده الشيخ محمد حيات السندي
في رسالته المؤلفة له في العمل بالحديث فان كف عن الاستبداد

ودعوی الاجتهاد فهو المراد والا فکل لیکون مظنة للمقصرین وکفاهم ان یدعوا ما لیسواله باهل هذا اما دین الله به والله تعالی اعلم

ترجمہ اسکا کیا عمل کرنا ظاہر کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ پر اس شخص کو جائز ہی جو نہین جانتا کلام اللہ کی آیتونکی قسمونکو کہ ظاہر ہی یا نص ہی یا مفسر ہی یا محکم ہی یا ماؤل ہی اور نہ پہچانے کہ کون آیت اسکی خفی ہی یا مشکل ہی یا مجمل ہی یا متشابہ ہی وغیرہ اور فرق نکرے ناسخ اور منسوخ مین اور نہ جانے احادیث کی قسمونکو صحیح ہی یا حسن یا ضعیف وغیرہ یا واجب ہی اسپر پیروی کرنی عالم کی جو فتوا دیتا ہی فقہا کے قولون پر اور پیروی کرتا ہی ایک مجتہد کی * پھر کیا سزا ہی اسکی جو کرے ایسا کام

جواب تفسیر احمدی مین لکھا ہی اور ابن ہمام نے کہا ہی اور عمدة المرید سے روایت ہی اور سوا اسکے اور کتابونسے کہ تقلید واجب ہی ایسے شخص پر جس کا حال سوال کیا گیا ہی اور اجتہاد اسکے حق مین حرام ہی اور اگر وہ ہٹ کرے اپنی راے پر اور پیروی نکرے چارا اماموں سے ایک کی تو سزا دیا جاویگا وہ بری سزا جیسا کہ شیخ محمد حیات سندی نے عمل بالحدیث کے بیان مین لکھا ہی پھر اگر باز رہا وہ اپنی ہٹ اور راے سے اور دعوا کرنے سے اجتہاد کے

پھر ہی ہیں تو بڑی سزا دیا جائیگا اس لئے کہ صحبت ہوا جسے
بے وقوفوں کے واسطے وبازدہ مجھے اُن لوگو نکو دعوا کرنے سے اس چیز
کے جس کے واسطے اہل نہیں ہیں * یہہ وہ بات ہی جسکو دیرہ ٹھہرایا
اسنے واللہ اعلم * واما السوال السابع في انه هل يجوز الخلط
بين المذاهب الاربعة بان يعمل تارة على مذهب ابي
حنيفة وتارة اخرى على مذهب الشافعي وكرة على
طريقة مالك واخرى على طريقة احمد رح وهكذا امثال
قد يقول امين في الصلوة سرا وقد يقول جهرا وقد يرفع
يديه عند التكبير سوى تكبيرة الافتتاح وقد لا يرفع
وهكذا ام لا * فالجواب عنه انه ذكر في رسالة الترصيع
في بحث التسميع ولا ضير ان يكون حنفيا في بعض
المسائل وشافعيا في البعض كما عرف في مسائل التقليد
وفي جواهر الفتاوي من كتاب اصول الدين قال
الشيخ ابو عبد الرحمن بن ابى الليث في بعض تصانيفه
من الواجب على طالب العلم ان لا يكون ذا وجهين
ولسانين مذبذب بين هؤلاء فاذا اكل من دم نفسه خير له من
ان ياكل بدينه كما قال الحسن البصري رح يبيع اقوام

دینهم بثمن بخس فبئس واللہ ما اتجروا واشتروا الدنیا الفانیة الزائلة بالاخرة الباقیة اعاذنا اللہ تعالی منهم امین انتهی * ستاتوان سوال کیا جائز ہی یا نہیں ملانا چار مذہبون کے درمیان کہ کبھی عمل کرے امام ابو حنیفہ کے مذہب پر اور کبھی امام شافعی کے اور کبھی امام مالک کے اور کبھی امام احمد حنبل کے مذہب پر مثلا کبھی نماز مین آمین آہستہ کہے کبھی پکارکر اور کبھی رفع یدین کرے سوا تکبیر اولی کے اور کبھی نکرے * جواب رسالہ ترصیع فی بحث التسمیع مین لکھا ہی کہ جو ہمین اسمین کہ کبھی حنفی بنے یعنے بعضے مسایل مین اور کبھی شافعی بعضے مین کہلاوے جیسا کہ معلوم ہوا قتاید کے مشاہد نکے بیا نمین * اور جواہر الفتاوی مین کتاب اصول الدین سے منقول ہی کہا شیخ عبد الرحمن ابن ابو اللیث فقیہ نے بعضی تصنیفون مین اپنی کہ واجب ہی طالب العلم پر کہ دو منہہ والا اور دو زبان والا نبنے کبھی ادھر کبھی اودھر ایسا شخص اپنا لہو بنے تو بہتر ہی کہ دین بیچ کر کھاوے جیسا فرمایا امام حسن بصری رح نے ... پہنچینگے بعضے لوگ اپنے دین کو تھوڑے مول مین سو بد ہی اللہ کی قسم وہ چیز کہ تجارت کی انھون نے اور مول لیا انھون نے دنیا سے فانی کو آخرت باقی کے بدلے مین پناہ مین رکھے اللہ ہمکو ایسے لوگون سے *

اب اُسے وہ دعوی جو تماسے دین اور خلفاسے امیر المومنین نے خاص
دلّی اور ہندوستان سے اپنی اپنی مہرین اُسپر کرکے بھیجا ہی لکھا جاتا ہی

الحمد لله کہ ایکہزار دوسو چوون ہجری مین

بلدہ دہلی کے درمیان علماء دین نے اُن لوگونکی گمراہی پر جو چارون
مذہب کے خلاف کو جائز اور مباح جانتے ہین باتفاق اور اجماع فتوا
لکھا * اور وے لوگ آپ کو محمدی اور دوسرے مذہب والونکو ناقص محمدی
اور بدعتی کہتے ہین * چنانچہ اِس استفتا کو معہ فتوا کے ہندی زبان مین
ترجمہ کیا * اللہ تعالی اہل سنت وجماعت کو اِس بدعت سے محفوظ
رکھے * مقدمہ بیان مین سوال کے جو اہل سنت نے لامذہبون کے حق مین
پوچھا ہی * ما قولہم رحمہم اللہ درصورتے کہ شخصی حنفی مذہب خود را بر
مذہب شافعی یا مالکی یا حنبلی ترجیح دہد آیا این درست است یا نے *
و شخصی کہ حنفی المذہب باشد و دلائل مذہب شافعی وغیرہ را
ضعیف و مرجوح داند آیا این شخص عامل بعمل صالح می بود و درین
اتباع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ستودہ یا نی * و کسی کہ مذاہب اربعہ
را مرجوح دانستہ عمل بحدیث کہ بزعم خود صحیح دانستہ می کند
و طاقت علمی این قدر ندارد کہ میان احادیث صحیحہ و ضعیفہ و
متعارضہ امتیاز کند و قوی را از ضعیف جدا نماید و حقیت مذہب اربعہ را

انکار کند و خلاف اجماع علما داند و تقلید آئمه اربعه را بدعت داند
آیا این شخص از اہل بدعت ہست یا نی بینوا توجروا
ترجمہ کیا فرماتے ہین علما اس مقدمے مین رحمت کرے اللہ تعالی
اُن پر کہ ایک شخص حنفی مذہب ابوحنیفہ رح کو امام شافعی اور امام
مالک اور امام حنبل رح کے مذہب پر ترجیح دیتے اُن سے اچھا
اور تحقیق مین بہتر جانے تو یہہ جاننا اُسکا درست اور صحیح ہی یا نہین *
اور جو کوئی حنفی ہو اور امام شافعی وغیرہ کے مذہب کی دلیلونکو
ضعیف اور سست جانے سو کیا ایسا شخص عمل کرنیوالا عمل صالح کا
ہوگا اور اسمین اتباع رسول اللہ صلعم کی ہوتی ہی یا نہین * اور جو
کوئی چارون مذہب کی دلیلونکو ضعیف جانکر اپنے زعم مین حدیث
کو صحیح سمجھکر اُسکے موافق عمل کرتا ہی باوجودیکہ طاقت علمی اُسکو
اسقدر نہین کہ صحیح اور ضعیف اور متناقض حدیثون مین امتیاز
کرسکے اور مضبوط و سست سے جدا کرے اور چارون مذہب کے حق
ہونے پر انکار رکھتا ہی اور علما کے اجماع کو غلط جانتا ہی اور چارون
امامون کی تقلید کو بدعت کہتا ہی آیا ایسا شخص بدعتی ہی یا نہین *
صاف جواب دو کہ اللہ تعالی کے پاس ثواب پاؤ * خلاصہ اصل
دین اور مذہب سے مراد کیا ہی کہ خدا اور اُسکے رسول کے حکمون

کی پیروی کرنی ❊ سو ہر مذہب والے اپنے راویونکی روایت کو مقدم
رکھکر اپنے دین اور مذہب پر اعتماد کرتے ہین اور اِسی لئے اُنمین
اور دوسرون مین اختلاف پڑتا ہی ❊ اور یہی لازم ہی ہر مذہب
والے پر کیونکہ وہ جن سے روایت کرتا ہی اُنکے حال سے اور اُنکی
خوبیون سے خوب واقف ہی اِتنا دوسرون کی روایت سے مطلع
اور ماہر نہین ❊ اور یہی طریق رہا ہی علماے تابعین کا کہ مدینے کے رہنے والے
مدینے کے عالمون پر اور کوفے کے رہنے والے کوفے کے عالمون
پر جیسا چاہئے ویسا اعتماد اور اطمینان رکھتے تھے پر دوسرون کو بھی
محض بے اعتماد نجانتے تھے ❊ اور یہی معنے ہین جماعت کی پیروی کرنے
کے ❊ اِسی واسطے علماے دین نے لکھا ہی کہ اگر کوئی پوچھے تم سے کہ
اپنے مذہب اور دوسرے کے مذہب مین کیا فرق جانتے ہو تو کہنا
چاہئے کہ اپنے مذہب کو ہم صواب پر یعنے خطا سے دور جانتے ہین
اور دوسرے کے مذہب کو خطا سے قریب اور صواب کا احتمال
اسمین سمجھتے ہین ❊ اور جیسا احتمال صواب کا دوسرے کے مذہب
مین ہی ایسا ہی ہمارے مذہب مین احتمال خطا کا ہی ❊ اور یہی معنے
ہین ترجیح کے ❊ اور اسکو کتاب الاشباہ والنظایر مین مفصل
لکھا ہی ❊ اور یہہ مذہب اور مضمون قرآن اور سنت اور اجماع

اور قیاس سے ثابت ہوا ہی آمین کسی طرح سے شک وشبہہ نہین * باب پہلا * مولانا محمد اسحق صاحب نے جو جواب دیا ہی تو اکے سوال مین وہ لکھا جاتا ہی * جواب *

درکتاب اشباہ می نویسد اذا سئلنا عن مذہبنا ومذہب مخالفینا فی الفروع یجب علینا ان نجیب بان مذہبنا صواب یحتمل الخطأ ومذہب مخالفینا خطأ یحتمل الصواب انتہی * وقتی کہ کسی مذہب خود مذہب حنفی اختیار کرد لازم است کہ ترجیح خواہد داد وچون ترجیح مذہب خود راداد وغیر مذہب خود را مرجوح خواہد دانست و مذہب اربعہ را مرجوح نباید دانست اتباع ایشان را اتباع کتاب وسنت باید دانست وکسی کہ امتیاز ندارد ودرمیان احادیث کہ صحیح است یا غیر صحیح پس برو لازم است کہ اتباع علما نماید وکسی کہ حقیت مذہب اربعہ ندانند وانکار اتباع ایشان کند آنکس ضال است واللہ اعلم * محمد اسحق

ترجمہ کتاب اشباہ والنظایر مین لکھا ہی کہ جب پوچھے جاوین ہم اپنے اور غیرون کے مذہب سے مسایل جزئیات مین تو واجب ہی ہم پر کہ جواب دین اسطرح کہ ہمارا مذہب بے چوک ہی اسمین چوک ہونے کا شبہہ بہت ضعیف ہی اور غیرون کے مذہب

مین چوک ہی اُسمین شبہہ ہی کہ بے چوک ہووے * پھر جس وقت
کسی نے اپنا مذہب حنفی اختیار کر لیا تو واجب ہی کہ ترجیح دیگا
کیونکہ اختیار کرنا اُسکا بھی دلیل ہی اُسکے ترجیح دینے کی اور
جب مذہب کو پسند کیا اور ترجیح دے چکا تو دوسرے کے مذہب
کو سُست جانے ہی گا مگر چارون مذہب کو سُست نہ جاننا چاہیئے کیونکہ
اُن کی پیروی کتاب و سنت کی پیروی ہی * یعنے جو کوئی کتاب
اللہ اور سنت رسول اللہ کو سُست جانے تو وہ چارون مذہب کی
پیروی کو سُست کہے * سو مسلمان سُنی کا مقدور نہین کہ اُنکی پیروی
کو سُست جانے اور کہہ سکے * اور جو کوئی فرق نکر سکے حدیثون مین کہ
صحیح ہین یا غیر صحیح تو اُسپر واجب ہی کہ اُن علما کی پیروی کرے
جو فقہ کی قوت سے صحیح اور غیر صحیح مین امتیاز کر سکے ہون اور
اپنی عقل ناقص پر کسی حدیث کو صحیح یا غیر صحیح نہ کہے اور
ایک جانب پر عمل اختیار نکرے * اور جو کوئی چارون مذہب کا
حق ہونا نجانے اور اُنکی پیروی کا انکار کرے وہ شخص صاحب
ضلالت ہی * یعنے بعضی صورتون مین وہ کافر ہی اور بعضی مین مبتدع
خبیث اور بعضی صورتون مین فاسق * اور لفظ ضال کا عام ہی کافر
اور مبتدع اور فاسق کے لئے * چنانچہ قرآن شریف مین تینون قسم

نمال کا لفظ اطلاق کیا گیا ہی * اِسی جہت سے مولا ناے لفظ ضال کا
نے جواب مین لکھہ دیا ہی * خلاصہ اِس جواب کا یہہ ہوا کہ جو کوئی
نے مذہب کو فروع مین غیرون کے مذہب پر ترجیح نہ دیگا وہ ابھی
مذہب ٹھہرا اور جب ترجیح دے چکا تو وہ ایک مذہب مین
ا * پھر اگر وہ سب مذہبونکو حق واقعی بے احتمال خطا کے سمجھے با
سب کو بے شبہہ خطا پر جانے تو وہ اہل بدعت مین گنا جایگا اور
مال بدحال * ہان اگر وہ اتباع چارون مذہب کا اور اہل حدیث کا
اِس طرح پر اختیار کرے کہ وہ کسی مذہب کی مخالفت شرعیہ عمل مین
ملاوے * مثلاً اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لیا کرے گو فرض
نجانے اور تمام عمر کتّے کی پکائی کھال پر نماز نہ پڑھے اور قلّتین کے
پانی سے جسمین کچھ نجاست پڑی ہو کبھی وضو نکرے اور تمام
عمر کو مسح کرے اور چارون مذہب کی رعایت کرکے اُن
مذہبون کی شرطین عمل مین لایا کرے تو وہ خاصا سُنّی بزرگ
ہی اور پکا محمدی خالص * اُسکو جایز ہی کہ وہ آپ کو چار مذہبی یہ
محمدی یا حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی کہلاوے اِسواسطے کہ وہ سب کچھ
ہی * اور جو کوئی ایک مذہب کی بھی شرطین پوری نکرے اور نہ
اہل حدیث کی شرطین بجالاوے جیسے بے نئے مذہب والے جیتر

کہ کسی مذہب کو نہین مانے تو وہ مقرر اجماع امت مرحومہ کا مخالف ہی اُسکو محمدی خالص جاننا عین ضلالت ہی * ہان ویسا محمدی ہوگا جیسا عبد اللہ بن سبا اور حجاج بن یوسف ثقفی اور مسلم بن عقبہ تھا * حاصل یہہ ہی کہ ضال بھی اپنے تئین دین محمدی مین جانتا ہی پر اُسکے جاننے سے کچھ ثابت نہین ہوتا ثابت جب ہووے کہ اُمت مرحومہ اُسکو محمدی خالص جانے * یزید آپ کو امیر المومنین جانا کیا پر عامہ اُمت نے اُسکو امیر المومنین نجانا بلکہ جسنے اُسکو یون کہا بیس کوڑے لگوائے * پس ایسا ہی حال ہی اُسکا جو کہے کہ مین امامی ہون اور مطلب اُسکا یہہ کہ جو کوئی میری خرافات پر ایمان لاوے تو وہ امام برحق کا تابعدار ہی اور مسلمان کامل ہی نہین تو وہ سچا مومن نہین * سو ایسا ہی وہ لامذہب ہی کہ جو برخلاف ساری اُمت مرحومہ کے ہو کر کہے کہ مین اور جو میری طرح مذہبون سے الگ ہو کر اتباع حدیث کا کرے وہ محمدی ہی اور باقی لوگ خالص محمدی نہین * سو ایسے خارجیون اور رافضیون سے ترک موافقت لازم ہی *

* دوسرا باب اُس سوال کے جواب کے بیان مین ہی جو مفتی صدر الدین نے اپنی مہر سے لکھا ہی * حنفی مذہب را ترجیح دادن مذہب خود بر مذاہب آئمہ ثلثہ بشرعا

درست وصحیح است ٭ وکسی کہ مذہب یکی از آئمہ اربعہ را اختیار کند آنکس متبع سنت رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٭ وشخص عامی بلکہ عالم را نیز کہ بمرتبۂ اجتہاد نرسیدہ باشد تقلید یکی از مجتہدان اُمت واجب است ٭ وبالفعل مذاہب چہار آئمہ از مجتہدان اُمت مشہور ومتواتر ومقبول ومدوّن ومنقول است پس تقلید یکی را ازین چہار آئمہ اختیار باید کرد ٭ ومنکران حقیت مذاہب اربعہ وبدعت گویندگان تقلید ضال ومضل اند وهم اضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبيل كتبه العبد المسكين

صدرالدین

ترجمہ حنفی مذہب کو ترجیح دینا اپنا مذہب تینون امامون کے مذہب پر ازروے شریعت کے درست اور صحیح ہی ٭ اور جو کوئی چار امامون مین سے ایک امام کے مذہب کو اختیار کرلے وہ شخص تابعدار ہی رسول اللہ کی سنت کا رحمت بھیجے اللہ تعالی اُن پر اور سلام ٭ اور ہر شخص کو بلکہ عالم کو بھی جو اجتہاد کے مرتبے کو نہ پہنچا ہو اُمت مرحومہ کے چار مجتہدون مین سے ایک مجتہد کی پیروی کرنی ضرور اور واجب ہی ٭ اور ایسا مذہب انھین چار امامو نکا ہی جو اُمت مرحومہ کے مجتہد ہین ٭ اور انکا مذہب مشہور اور متواتر اور کتابو نمین لکھا گیا اور نقل کیا گیا ہی ٭ سو پیروی

ایک کی انھیں چاروں مین سے اختیار کرنی چاہئے * اور جو کوئی ان
چار مذہبوں کو حق نجانے یا انکی پیروی کو بدعت کہے وہ خود گمراہ ہی
اور دوسروں کا گمراہ کرنیوالا * اور ایسوں نے گمراہ کیا بہتوں کو اور
خود بہک گئے سیدھی راہ سے یہہ جواب لکھا محمد صدر الدین نے *
خلاصہ اِس جواب کا یہہ ہی کہ ایک مذہب کا اختیار کرنا تعیین
کرکے واجب ہی * اور التقاط کرنا یعنے کوئی عمل ایک مذہب کے
موافق اور کوئی دوسرے کے موافق اپنے نفس کی خواہش کے
مطابق کرنا اور اِس خلط ملط کو محمدیت کہنا محض گمراہ ہونا
اور گمراہ کرنا ہی * اور ایسے لوگ ضالّین اور مضلّین
مین بیشک داخل ہین اگر کافر ہوکر مرین تو تعجب نہین
تیسرا باب جواب مین مفتی اکرام الدین کے وہ یہہ ہی
هذه الرواية صحيحة ومثلها مذكورة في كتب
آخر لا حاجة الى تحريرها فاما اتباع الائمة الاربعة
لعلمائنا واجب فما حال العوام من اعتقد غير
ذلك فيو شك ان يكفر لان الامة المرحومة الحقة
قد اجمعوا على مذاهب الاربعة وقد كان اقتداء
العلماء النحرير واولياء الكثير مثل غوث الاعظم

وغیرہ باحد الامام من الائمة الاربعة فمن خالف خالف الاجماع الامة ومخالف الجماعة حکمہ مذکور فی الشرع هکذا وجدت الخلف والسلف کتبہ

محمد اکرام الدین

ترجمہ یہہ روایت صحیح ہی اور اشباہ کی روایت ہی اور اِس روایت کی مانند اور کتابون مین بھی منقول ہی اُن کے لکھنے کی کچھ حاجت نہین ❀ سو پیروی کرنی چار اماموں کی ہمارے علما کے حق مین واجب ہی پھر عوام کو کون پوچھے ❀ جو کوئی اعتقاد رکھیگا اُنکے سوا سے سو قریب ہی کہ وہ کافر ہو جاوے اِس واسطے کہ اُمت مرحومہ سبھی نے اتفاق کیا حق ہونے پر اِن چار مذہبون کے اور ثابت ہوا تقلید اکثر نامور سے عالمون کا اور بہت اولیاؤن کا جیسے حضرت غوث الاعظم قدس سرہ اور سوا سے اُنکے اِن چار امامون مین سے ایک امام کے ساتھ ❀ اب جو کوئی خلاف کریگا مخالف ہوگا وہ اجماع اُمت کا اور ایسی جماعت کے مخالف کا ذکر ہی شریعت مین ❀ یعنے وہ دوزخ مین پڑیگا اِسی طرح پایا مین نے متاخرین اور متقدمین کو لکھا اِس مسئلے کو محمد اکرام الدین نے

حاصل اِسکا یہہ ہوا کہ یہہ فرقہ خارجی معتزلی منکر علما اور اولیا کا بے شک اہل سنت کی جماعت سے باہر ہی ❀ اِنکے ساتھ نہ صوفی ہین نہ فقہا

ہے امام جو دمہد سے ہیں خراب اور گمراہ اِنکو نہ صوفیون مین جگہہ نہ فقیہو نمین ٹھرکانا * اور خلف اور سلف کے ذکر کرنے مین اشارہ اِس بات کا ہی کہ سلف ہمارے شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور اُنکے اقران * اور خلف ہمارے مفتی نظام الدین اور مولانا خواجہ احمد حنفی اور شاہ عبد العزیز اور مولوی رفیع الدین اور شاہ عبد القادر اور اقران اُنکے سب مقلد گذرے ہین کوئی اِنمین سے لامذہب نتھا * سو ہم اُن جاہلون کا محض بیجا ہی * اور سلف اور خلف کا ذکر اِس لئے بھی کیا کہ ایک شخص شیخ عبد الحق محدث کی اولاد مین کا بھی اِن جاہلو نمین مل گیا ہی اُسکی سمجھہ کے لئے اِن لفظون کو ادا کیا کہ اگر وہ ابنائی ہی تو علما اور اولیا کے ساتھہ ہوکر تقلید کی راہ اختیار کرے اور اگر آبائی ہی تو اپنے خلف اور سلف کا طریق پسند کرلے * اور جو دونون نہین تو جاے جدھر شیطان لے جاے * چوتھا باب مولوی عبد الخالق کے جواب کے بیان مین جو تینون مفتیون کے جواب کے مطابق جواب دیا ہی وہ یہہ ہی * هذا الجواب صحيح حق لما في الكتب المعتبرة منها في شرح عين العلم للملا علي القاري فلو التزم احد مذهبا كابي حنيفة والشافعي رحمهما الله فيلزم الاستمرار عليه فلا يقلد غيره في مسئلة

من المسائل هكذا في الدر المختار * وقال الشيخ العالم
الكامل المحدث الفقيه المتقي عبد الرؤف المنادي
في فيض القدير شرح الجامع الصغير يجب علينا اعتقاد
الأئمة الاربعة ولا يجوز تقليد الصحابة ولذا التابعين كما قاله
امام الحرمين من كل من لم يدون مذهبه فيمتنع تقليد
غير الاربعة في القضاء والفتيا لان مذاهب الاربعة
انتشرت وتحررت * وقد نقل الامام الرازي رح اجماع
المحققين على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة وغير
هم * وهكذا قال الامام المحقق النووي في شرح الاربعين *
وهكذا قال ابن الحجر في رسالته * وقال الحافظ الاجل جلال
الدين الاسيوطي في الرسالة ان جها لا من الناس
قالوا ان النبي صلى الله عليه وسلم جاء بشرع واحد
ومن اين مذاهب الاربعة فهم منحرفون عن الرشاد و
الهدى والعلماء الربانيون بريئون من هذه الاقوال
المزخرفة یہہ جواب صحیح اور ٹھیک ہی کیونکہ
معتبر کتابوں میں لکھا ہے ان کتابوں میں سے شرح عین العلم کی ہی ملا علی قاری
سے * جب لازم کرلے ایک شخص ایک مذہب کو جاہیا نہ ہوے

ابو حنیفہ کا یا شافعی کا رحمت کرے اللہ اُن پر * سو لازم ہی کہ ہمیشہ رہے
اُسپر پھر دوسرے مذہب کی تقلید نکرے کسی ایک مسئلے میں بھی *
اور اسی طرح ہی در مختار میں اور کہا شیخ کامل محدث فقیہہ متقی عبد
الرؤف مناوی نے فیض القدیر میں جو شرح ہی جامع صغیر کی کہ حدیث
کی معتبر کتاب ہی کہ واجب ہی ہم پر معتقد ہونا چار اماموں کا اور جایز نہین
تقلید اصحاب کی اور ایسا ہی تابعین کی اُن لوگونمین سے کہ جنکا مذہب
کتابونمین جمع نہین کیا گیا جیسا کہ کہا ہی اُسکو امام الحرمین یعنے مکے اور
مدینے کے امام نے پھر سواے چار اماموںکے غیر کی تقلید کرنی جایز نہین
نہ فیصلے میں نہ فتوا میں اس لئے کہ یہے چار مذہب پھیل گئے اور لکھے
گئے کتابونمین * اور تحقیق نقل کیا امام فخر الدین رازی شافعی نے کہ
اجماع ہی محققون کا منع کرنے پر عوام کے صحابہ یا اُنکے سواے کی پیروی
کرنے سے * اور اسی طرح کہا امام محقق نووی نے شرح اربعین میں * اور
ایسا ہی کہا شیخ ابن حجر مکّی شافعی نے اپنے رسالے میں * اور حافظ
بزرگ امام جلال الدین سیوطی شافعی نے کہ بعضے جاہل کہتے ہیں کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک شرع لائے تھے اب یہے چار مذہب کہاں سے آئے
سو وے لوگ پھر گئے ہین بھلائی اور ہدایت سے * اور عالم ربّانی ایک
ہو ربیزار ہین اُنکی ایسی بیہودہ باتونسے

خلاصہ اِس جواب کا یہہ ٹھہرا کہ مذہب دین ہی اور دین جب تک خبر متواتر سے مدون پایا نجاوے تب تک معتبر نہین * اور جب مسلمانونکو محققون سے ایک مذہب مدوّن ہاتھہ لگ چکا اور وہ اہل سنت مین سے ایک جماعت کی راہ ثابت ہو گئی * پھر اُس جماعت کے خلاف کرنا اُسکو ایک مسلے مین بھی معاف نہین جب تک اُس جماعت سے زیادہ کوئی محقق جماعت ہاتھہ نہ لگے * اور یہہ بات کہ سوا اِن چارون مذہب کے اور کوئی بڑی جماعت اور سواد اعظم اُنسے بہتر دین و دیانت اور تحقیقات علم مین پائی جاوے سو ظاہرا ممکن نہین * اسی واسطے باجماع امت حکم ہوا عوام کو منع کئے جاوین اور کسی کی پیروی سے اِن چارون کے سوا سے اگرچہ وے کہین کہ ہم صحابہ اور تابعین کے پیرو ہیں * کیونکہ صحابہ اور تابعین کی پیروی اِن چارون مین خوب گھر گئی * اب جو اُن چارون کی تقلید سے باہر ہی وہ حقیقت مین صحابہ اور تابعین کی تقلید نہین بلکہ خلاف سواد اعظم کے اپنے نفس کی تقلید ہی * یہہ ویسی مثل ہی جیسے کوئی کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید مین سب انبیا کی تقلید آگئی اب چاہیے کہ سب امت کو منع ہووے انبیا کی تقلید سے * یعنے بالفعل انبیا کی تقلید سوا سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کے نہین ہی پس کہنا اُن علما کا بھی ایسا ہی ہی کہ صحابہ اور تابعین کی تقلید سے

عوام لوگ منع کئے جاوین کیونکہ جس بات کو وے تقلید
صحابہ اور تابعین کی جانتے ہیئن وہ اُن کی تقلید ہی نہین تقلید اُنکی
یا امام ابوحنیفہ یا امام شافعی یا امام مالک یا امام احمد حنبل رح
کے مذہب کی ہی اور اُن چارون سے باہر ہوکر صحابہ اور
تابعین کی تقلید محال ہی اور غلط بلکہ اُنھین تفرقہ ڈالنے والے اور
خراب کرنیوالے * کوئی بات کسی مذہب کی اور کوئی کسی مذہب
کی اپنے نفسونکی خواہش کے موافق مانتے ہیئن ایسے لوگ اہل
بدعت سیئہ ہیئن ایسونکو صحابہ کا مقلد بنانا چاہیے بلکہ اُنکو القاب
اور اصحاب الراے والہوی کہئے * پانچوان باب
جواب مفتی محمد حیات لاہوری کے اُنھون نے مفتیون کے فتوا کے
نیچے لکہا ہی اپنی مہر سے هذا الجواب صحيح مطابق للكتب
التي عليها اعتماد العلماء من صلحاء امة نبينا صلى
الله عليه واله وسلم * ترجمہ یہہ جواب درست ہی
موافق کتابون کے جن پر اعتماد ہی عالمون کا جو ہاء سے پیغمبر کی
اُمت کے صالحا ہیئن * خلاصہ اُسکا یہہ ہی کہ خدا اور رسول کے
حکم سے صالحون کا اتباع ہم پر فرض ہی اور کتابین صالحون
کی لکہی ہوئی ہیئن تقلید علمی کی تاکید سے * سو جو کوئی اُن

کتابون کا یعنے اشباہ کا یا شرح ملا علی قاری کے جو معین العلم کی شرح میں لکھا ہی اسکا یا در مختار کا یا فیض القدیر کا یا امام نووی کی شرح اربعین کا انکار کرے یا ان کتابونکی عبارت کو بدعت سیئہ سمجھے وہ بیشک مردود اور مطرود ہی اُسکو اہل سنت و جماعت میں گنا چاہیئے اور نہ اُسکی بات پر اعتماد وہ مبتدع ہی جاہل ہی ضال ہی اور جو کچھ علم رکھتا ہی تو مضل ہی اور مغضوب علیہ اور اُن کے ایک شاگرد نے اُنکی عبارت کے نیچے لکھا ہی وما قال علماء زماننا صحیح وان اللہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید یعنے جو کہا ہمارے زمانے کے علما نے یعنے مولوی محمد اسحق صاحب اور مولوی عبد الحق* اور مولوی محمد حیات * اور مولوی صدر الدین * اور مولوی اکرام الدین نے وہ درست ہی یعنے ان صاحبون نے لا مذہبونکے حق میں جو فتوی لکھا وہ مطابق شریعت غراء محمدیہ کے ہی اور اُسکے نیچے لکھا ہی عاجز حسین علی چھٹا باب بیان میں جواب بادشاہی مفتی سید رحمت علی خان کے وہ یہہ ہی * حنفی المذہب را ترجیح دادن مذہب خود را بر مذاہب آئمہ دیگر صحیح و درست است * عام مسلمین باید عالم غیر مجتہد را تقلید یکی

از مذاہب اربعہ واجب و متحتم است * پس بعد ثبوت حقیت مذاہب
اربعہ دوری نمیجوید ازان مگر مضل * فماذا بعد الحق الا الضلال
والائمة المسلمين فيما فعلوا وامروا الناس بالعمل
بها كانوا محققين فانهم كانوا في طلبة الحق واما في حق عامة المسلمين
لا يكون في وسع كل واحد ان يرجع الدلائل و يجتهد لكن ينبغي ان
يرجع اماما ويكون متبعا له جواهر الفتاوي في السراجية * وعن
خلف ابن ايوب البلخي قال ان الله جعل العلم بعد نبيه في اصحابه
ثم بعدهم في التابعين ثم بعدهم في ابي حنيفة واصحابه فمن شاء
فليرض ومن شاء فليسخط خزانة الروايات

اس فتوی کی مہر میں لکھا ہی سراج العلما ضیاء الفقہا مفتی
العدالت العالیہ السرکاری سید رحمت علی خان * اور اُنکے اور
مولوی عبد الخالق کے جواب کے پاس آخوند ملا شیر محمد مولوی رفیع
الدین صاحب کے شاگرد لکھتے ہیں هذا الجواب صحيح لا شك
ولا شبهة فيه كتبه الموسوم بالضد اسمه شير محمد خلاصه اس
جواب کا یہ ہی کہ حنفی مذہب کو بہتر جاننا اور غالب جاننا اپنے
مذہب کو اور اور اماموں کے مذہب پر ہی بات اور درست ہی
اور سارے مسلمانوں کو بالعموم عالم غیر مجتہد کو پیروی ایک مذہب کی

چارون مین سے واجب اور مستحم ہی * اور جب حقیت چارون
مذہب کی ثابت ہوگی اب سکا انکاری ہی گمراہ کرنیوالا *
سوحق کے بعد نہین ہی مگر گمراہی * اور مسلمانون کے اماموں
نے جو کیا اور حکم کیا لوگونکو اُسکے کرنے کا وہ درست ہی کیونکہ وے محقق
تھے اور دوسے حق بات کو ڈھونڈھتے تھے اور سارے مسلمانونکے
حق مین ہرایک کو یہہ مقدور نہین کہ اپنی دلیلون کو غالب کرے
اور اجتہاد کرے لیکن لایق یہی ہی کہ غالب کہے امام کو اور ترجیح
دیوے اُسکے مذہب کو اور موید اسکا پھر دیوا ہر فتاوی سے ہی
سراجیہ مین * اور ابن ایوب بلخی سے حکایت سے روایت ہی کہا
اُسنے کہ مقرر اللہ تعالی نے دیا علم اپنے نبی کے بعد اصحابون کو پھر
اُنکے بعد تابعین کو پھر اُنکے بعد ابی حنیفہ اور اُنکے شاگردون کو
اب جو چاہے راضی رہے اُسپر چاہے ناراض ہو خزانۃ الروایات
مین ہی * یہہ جواب صحیح ہی اور اُسمین کچھ شک اور
شبہ نہین لکھا ہی اُسکو موسوم بصد شیر محمد نے * حاصل اُن دونون
مفتیون کے فتوا کا یہہ ہی کہ امام اعظم ابو حنیفہ رح اور اُنکے
تینون شاگرد قرن محمودہ مین پیغمبر خدا ﷺ کے علم کے اٹھانیوالے
تھے اور اپنے زمانے مین وے سب نیک لوگونمین کامل اور فقیہہ

اور امام امت تھے پھر پچھلے پیاسے عالموں نے بھی اُنکو اپنا پیشوا کہا
اور پیغمبر کے علم کے خزانچی کہا اور اُنسے بیزار رہنے والے سے بیزار رہے
بلکہ اُسکو اہل سُنت جماعت سے خارج جانا یا معذور اور قصور وار
کہا * اور ایسے کی پیروی نہ کی * اور خلف ابن ایوب کے قول سے
صاف معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ سے بیزار ہونے والے لوگ بڑے
خطاکار ہیں اور یہ بھی معلوم رہے کہ تینوں مذہب کے سچے عالم آپ کو
ابو حنیفہ کے عیال اور تابعدار سمجھتے ہیں اور جس قول کو اُنکے اپنے زعم
میں حدیث صحیح اور سُنت مشہورہ سے برخلاف جانتے ہیں اُسکو
اُنہیں کے کہے مطابق چھوڑ دیتے ہیں اور اسقدر ترک تقلید کو مجتہد
کے حق میں خلاف دین نہیں کہتے بلکہ تقلید ہی کہتے ہیں گو کہ عرف میں
لوگ اُسکو خلاف کہیں اور پچھلے مجتہد کو پہلے کا مخالف ٹھہراویں
حقیقت میں وہ اپنے اجتہاد کے موافق اُس پہلے مجتہد کا تابع
ہی نہ اُسکے مذہب کا رد کرنیوالا * پہلے شخص کا یہی مذہب تھا کہ جو
مسئلہ میرا بعد تحقیق کامل کے خلاف قرآن و سنت مشہورہ کے ہو اُسکو
نہ مانیے بلکہ عمل کرنا اُسپر حرام جانیے سو جو کہے کہ امام مالک یا امام
شافعی رد کرتے تھے امام اعظم کے قول کو وہ چھوٹا تھا ہی اور اُسنے ابھی
کچھ دین اور مذہب نہیں سمجھا بلکہ بڑی تقلید میں گرفتار تھا کیونکہ

رد کرنا اور یہی اور عمل نکرنا اور اگر عمل نکرنے کا نام رد کرنا ہے
تو لازم آوے کہ بخاری نے مسلم کی حدیثوں کو اور مسلم نے بخاری
کی حدیثوں کو اور ابو داؤد نے ترمذی کی اور ترمذی نے ابو داؤد کی
حدیثوں کو رد کیا اور امام شافعی نے بہت حدیثیں صحاح ستہ کی رد کیں
معاذ اللہ من ذلک الفہم العمیق

باب ساتواں بیان میں جواب مولوی نواب علی اور مولوی سید محمد
کے دو یہ ہی* حنفی مذہب مذہب حنفی را بر مذاہب ثلثہ راجح واند
ودلائل مذہب خود را از دلائل دیگر مذاہب مظنون الحقیۃ پندارد
کما وقع فی الاشباہ والنظائر وقال فی جامع الرموز اعلم ان المذہب
ان لا یقلد الصحابۃ والتابعون الا ابوحنیفۃ فان عیسی علیہ السلام
حین ینزل من السماء یحکم بمذہبہ کما فی الفصول الستۃ انتہی
وفی السراجیۃ قال الشافعی رحمہم اللہ الناس کلہم عیال ابی حنیفۃ
فی الفقہ ولہذا قیل مسلم لابی حنیفۃ سبعۃ اثمان العلم انتہی
وکسی کہ مذہب اربعہ را مرجوح دانستہ بدانست خود دعوی عمل بحدیث
صحیح می کند وطاقت علمی این قدر ندارد کہ در احادیث صحیحہ
وضعیفہ ومتعارضہ امتیاز کردن تواند این چنین کس خوف بہ کفر است
فی القنیۃ من قال لا اقول بفتوی الائمۃ ولا اعمل بفتواہم فیورد علی

رسول الله صلى الله عليه وسلم واجماع الامة وتنبيهات النصوص فيلزمه التوبة والاستغفار وقيل ان لم يكن مجتهد ايخشى عليه الكفر انتهى واما منكر حقيت مذاهب اربعه پس ضال ومضل وساعى در ارض است بفساد وچه اجماع است بر عدم خروج از مذاهب چهار گانه بعلت اينكه بعد از صدى چهارم مجتهد ناپيدا است چنانچه در اذكار امام نووى مذكور است من شاء فليرجع اليها ودر حديث شريف وارد است اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فى النار وفى الاشباه والنظائر انه مما لا ينفذ القضاء به اذا قضى بشي مخالف الاجماع وهو ظاهر وما خالف الائمة الاربعة مخالف للاجماع وان كان فيه خلاف لغيرهم فقد صرح فى التحرير ان الاجماع انعقد على عدم العمل بمذهب مخالف للاربعة لانضباط مذهبهم واشتهاره وكثرة اتباعهم انتهى

وهرگاه بر عدم خروج از مذاهب اربعه اجماع واقع شد پس منكر مذاهب اربعه را توبه واستغفار از هفوات خود لازم است والا باخوف كفر دست وگريبان است ※ نعوذ بالله من سوء الاعتقاد وهذا انا الله الى سبيل الرشاد ※ قال عليم الله بن عبد الرزاق المكي الحنفي في رسالته المسماة بحبل المتين في احكام المرتدين اذا استحل حراما مما حرم بالاجماع او حرم حلالا مما احل بالاجماع

او انکر فریضة اجماعیة او حجة او عملا او وعیدا ما ذکره الله فی
القران او الاحادیث المتواترة فان انکار القران و الاحادیث و
الاجماع کفر بالاجماع انتهی والله اعلم | مملوک العلمی |

| سیل محل | ترجمہ حنفی مذہب اپنے مذہب کو اور
مذہبوں پر غالب جانے اور اپنے مذہب کی دلیلوں سے حقیت
میں قریب یقین کے سمجھے جیسا کہ کتاب اشباہ و نظایر میں ہی
اور کہا جامع الرموز میں کہ جان رکھہ ای طالب علم کہ تحقیق
مذہب یہہ ہی کہ تقلید کی بجا ہے اصحاب کی اور نہ تابعین کی مگر
ابوحنیفہ کی تحقیق سو یوں ہی کہ جب عیسی علیہ السلام اترینگے آسمان
سے حکم جاری کرینگے ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق اور اسی طرح
پر ہی فصول ستہ میں یعنے حضرت خواجہ محمد پارسا حنیفی اصولی نے
لکہا ہی اپنی کتاب فصول ستہ میں اور سراجیہ میں ہی کہ فرمایا امام
شافعی رح نے سب لوگ فقہ میں عیال ہیں ابوحنیفہ کے اور
اسی واسطے کہا ہی علم کے آٹہہ حصے ہیں سات ابوحنیفہ کو ملے اور
ایک میں اور سب شریک ہیں اور جو کوئی مذہب ابوحنیفہ کو
سنت جانکر اپنی سمجھہ کے موافق دعوا عمل حدیث صحیح کا کرتا ہی اور
طاقت علمی اسقدر نہیں رکہتا کہ حدیث صحیح اور ضعیف اور

معارض میں فرق کرے تو ایسے آدمی کو خوف کفر کا ہی یعنے شرع
کی رو سے ہلاکی میں پڑا ہی اور جو کہے کہ قایل نہیں ہوتا میں امامون
کے فتوے کا اور اُسپر عمل نہیں کرتا تو وہ رد کرنیوالا ہی رسول خدا ﷺ
پر اور اجماع امت پر اور دلایل شرعی کی تنبیہات پر سو لازم ہی اُسکو
توبہ اور استغفار * اور یون کہا گیا ہی کہ اگر وہ صاحب اجتہاد نہیں تو خوف
ہی اُسپر کفر کا اور منکر چارون مذہب کی حقیت کا گمراہ ہی اور لوگونکو
گمراہ کرنیوالا اور فساد ڈالنیوالا زمین میں اِسلئے کہ تمام امت کا اجماع
ہی چارون مذہب سے نہ نکلنے پر * کیونکہ بعد چوتھی صدی کے مجتہد کا ہونا
موقوف ہوا چنانچہ اذکار نووی میں لکھا ہی جو چاہے دیکھے * اور حدیث
شریف میں آیا ہی کہ پیروی کرو بڑے گروہ کی جو کوئی جدا ہوگا
اکیلا جا پڑیگا دوزخ میں * اور اشباہ و نظایر میں ہی اُن قسمون
سے کہ قاضی کا حکم اُس کر کے جاری نہیں ہوتا ہی ایک بات
یہہ ہی کہ حکم کرے اجماع کے خلاف کا اور وہ ظاہر ہی * اور جو حکم
کہ مخالف ہو چارون امامون کا وہ مخالف ہی اجماع کا اگرچہ اسمین
خلاف ہو اورون کا * اور تحریر میں تصریح کیا گیا ہی کہ اجماع ہو گیا
ہی اس بات پر کہ چارون امامون کے خلاف پر عمل نکیا جایگا اسواسطے
کہ اُنکا مذہب ضبط ہو چکا اور مشہور ہو گیا اور اُسپر چلنے والے بہت

ہوئے فقط * یعنے اِن چار مذہب کی حقیت پر اجماع ہو اخلاف پر اسکے عمل
جائز نہین ہی * اور جب اُن چارون مذہبون سے نہ نکلنے پر اجماع ہو گیا
تو اُن کے منکر پر اپنی بیہودہ گوئی کے سبب توبہ اور استغفار لازم
ہی نہین تو آگے کفر کا سامنا ہی * پناہ مانگتے ہیئن ہم خدا کی بُرے عقیدے
سے ہدایت کرے اللہ ہمکو نیک راہ پر * کہا ہی علیم اللہ عبد الرزاق
کے بیٹے نے اپنی کتاب حبل المتین مین جو مرتدونکے احکام کے بیانمین ہی
کہ جب کوئی حلال جانے اُس کو جو حرام ہوا اجماع سے یا حرام جانے
اُسکو جو حلال ہوا اجماع سے یا انکار کرے کسی فرض اجماعی کا یا
حجت کا یا وعدے کا یا وعید کا جسے بیان کیا اللہ تعالی نے قرآن مین یا
ذکر ہوا اُسکا متواتر حدیثون مین سو اُن تینون کا انکار یعنے قرآن اور
احادیث متواتر اور اجماع کا کفر ہی واللہ اعلم فقط * خلاصہ اِس جواب کا
یہہ ہی کہ صحابہ اور تابعین کی تقلید سواے اِن چار مذہبون کے کہین
لکھی نہین گئی کہ آنکی تقلید کی جاوے گو کہ اصل تقلید صحابہ اور تابعین
کی ہی * پر اب ہونا اُس تقلید کا ممکن نہین سواے اِن چار کے
کیونکہ وہ مدوّن یعنے لکھا نہین گیا * پھر جو کہے کہ امام مالک رح نے
علم اور عمل صحابہ کا موطا مین مدوّن کیا ہی تو اب چاہیے کہ اِن چار
کی پیروی مین حصر صحیح نہو * اُسکا جواب یہہ ہی کہ اُس کتاب

میں عمل اہل مدینہ کا مذکور ہی * اور صاحب کتاب نے خود منع کیا ہی
اور کہا ہی کہ صحابہ اور تابعین دور دور از پھیل گئے حقیقت کو اِسی کتاب
پر منحصر نہ کہو * علاوہ وہ کتاب بھی اکثر احکام اور مسایل میں مطابق
احکام حنفیہ کے ہی * اور اکثر کتابون میں امام ابوحنیفہ اور
اُنکے اصحاب نے تصریح کر کے لکھہ دیا ہی کہ ہم نے جو کچھہ لکھا اور کہا سو
کتاب اور سنت اور آثار صحابہ اور تابعین سے باہر نہین * اور عیسی علیہ السلام
کا حکم کرنا ابوحنیفہ کے مذہب پر ظاہر ہی اِس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ہی کہ میرے بعد ابوحنیفہ ہوگا اُسکے ہاتھہ پر اللہ میری سنت کو
جاری فرما دیگا * اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ عیسی اور مہدی میری
سنت پر ہووینگے * سو اِسی سے لازم ہوا کہ عیسی علیہ السلام ابو
حنیفہ کے مذہب پر حکم کرین کہ وہ مذہب عین سنت ہی رسول
کی اور طریق صحابہ اور تابعین کا * اور جو کوئی چارون مذہب کو
مرجوح جانے اور عمل کرے اپنے زعم پر حدیث کے موافق مثلاً
کہے کہ کتے کا چمڑا دباغت کرنے سے پاک ہوتا ہی اُسکا مصلّا بناوے اور
کل اہاب دبغ فقد طہر کو دلیل پکڑے اور قلتین سے . جسمین
چوہا مر گیا ہو وضو کرے اور اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل خبثا
کو سند کرے اور سارے سر کا مسح نکرے اور حدیث ناصیہ کو دلیل

لاوے اور اونٹ کا گوشت کھا کر وضو نکرے اور نماز پڑھے
اور حدیث اکل کتفا ولم یتوضأ کو دلیل کرے * اور اسی طرح
نماز پڑھے اور کہے کہ چارون مذہب مرجوح ہیں اور میرا یہہ مذہب
راجح ہی اور اصل محمدیت یہی ہی اسکا منکر مبتدع ہی * سو البتہ
ایسا آدمی خارجی ہی اور بیشک مبتدع اور مخالف ہی
رسول الله کی صحیح حدیث کا * ان الحلال بین والحرام بین
وبینهما مشتبهات فمن اتقی الشبهات استبرء لدینه وعرضه
اور مخالف ہی وہ اجماع کا اور قرآن کا بھی کیونکہ فرمایا ہی الله تعالی نے
اما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله
اسنے مشتبہات مذاہب اربعہ کو فتنہ انگیزی کے واسطے لیا
اور تاویل اسکی بنائی کہ وہ بھی حق ہی اور یہہ بھی * میں نے دونون
حق جمع کر لئے تو کیا ہوا اور یہہ نہ سمجھا کہ یہہ مجموع امر سب کے
نزدیک باطل ہی * اور کوئی جماعت مسلمان کی ایسی نماز کی صحت
کے قائل نہین کوئی کسی جہت سے کوئی کسی جہت سے * اور ایسے ہی پیروی
کو نفس کی پیروی کہتے ہیں الله تعالی امت محمدی کو ایسے
فتنہ انگیزون سے بچاوے

اٹھوان باب * صاحب زادہ

میان احمد سعید کے جواب میں * لکھا ہی انھون نے قال الامام الربانی

فی المجلد الثانی من مکاتیبه مثل روح الله مثل امام اعظم کوفی
است که به برکت ورع و تقوی و بدولت متابعت سنت
درجهٔ علیا در اجتهاد و استنباط یافته است که دیگران در فهم آن
عاجزاند و مجتهدات او را بواسطهٔ دقت معانی مخالف کتاب و سنت
دانند و او را و اصحاب او را اصحاب الرای پندارند

کل ذلک لعدم الوصول الی حقیقة علمه ودرایته وعدم الاطلاع علی
فهمه وفراسته امام شافعی مگر شمهٔ از دقت فقاهت او علیه
الرضوان دریافت که گفت الفقهاء کلهم عیال ابی حنیفة
و بواسطهٔ همین مناسبت که بحضرت روح الله دارد تواند بود آنچه
حضرت خواجه محمد پارسا در فصول سته نوشته است که حضرت
عیسی علی نبینا و علیه الصلوة والسلام بعد از نزول بمذهب امام ابی
حنیفه عمل خواهند کرد * بی شائبهٔ تکلف و تعصب گفته میشود که نورانیت
این مذهب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم می نماید و سایر
مذاهب در رنگ حیاض و جداول بنظر می درآیند * ناقص چند
احادیث چند را یاد گرفته اند و احکام شرعیه را در ان منحصر
ساخته ما ورای معلوم خود را نفی می نمایند * چون کرمی که در سنگ
نهان است زمین و آسمان او همان است * وای هزار وای

از تعصب های باریک ایشان و از نظرهای نافهد ایشان بانی فقه ابو حنیفه است وسه حصه فقه او را مسلم داشته اند و در ربع باقی همه شرکت دارند در فقه صاحب خانه او است و دیگران همه عیال وی اند والامر الی الله سبحانه انتهی

| احمد سعید مجددی |

فرمایا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سره نے اپنے مکتوبات کی دوسری جلد مین کہ حال روح اللہ کا حال امام اعظم کوفی کا ہی کہ پرہیزگاری اور پارسائی کے سبب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی متابعت کی دولت کے باعث اُنھوں نے ایسا بڑا درجہ اجتہاد اور استنباط مین پایا کہ اور لوگ اُسکی فہم مین عاجز ہین اور اُنکے اجتہادی مسائل کو معنی کی باریکیون کے سبب کتاب و سنت کے مخالف جانتے ہین * اور اُنکو اور اُنکے یارون کو اصحاب الرای گمان کرتے ہین * سو یہہ قصور اس لئے ہی کہ اُن کے علم کی حقیقت تک نہین پہنچے اور اُسکو دریافت نکیا اور اُنکے فہم اور ہوشیاری پر مطلع نہوے * حضرت امام شافعی رح نے ایک شمہ اُنکی فقاہت کا دریافت کرکے فرمایا کہ سارے فقیہ عیال ہین ابو حنیفہ کے * اور اسی مناسبت کے باعث کہ وے روح اللہ سے رکھتے ہین

ہو سکتا ہی جو حضرت خواجہ محمد پارسا رح نے فصول ستہ مین لکھا ہی
کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اترنے کے بعد امام
ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق حکم فرماوینگے * سوے تعصب اور تکلف
کے کہا جاتا ہی کہ نورانیت اِس حنفی مذہب کی نظر کشفی مین
بڑے دریا کے رنگ پر معلوم ہوتی ہی اور دوسرے مذہب
بہ نسبت اُسکے مثال حوض اور نالون کے نظر آتے ہین * کتنے
ناقص لوگون نے کئی ایک حدیثین یاد کر لی ہین پھر احکام شرعی
کو اُسیقدر مین منحصر جانتے ہین * اور جو اُنکو معلوم نہین اُسکی
نفی کرتے ہین * جیسا پتھر کا کیڑا جو اُسمین رہتا ہی وہ اُسی کو اپنے
حق مین زمین و آسمان جانتا ہی * افسوس ہزار افسوس اُنکے
باریک تعصبون پر اور ٹیڑھی نظرون پر * بانی فقہ کے امام ابو حنیفہ
ہین اور تین حصے علم فقہ کے اُنکے لئے مسلم رکھے گئے ہین اور باقی
چوتھائی مین سب مجتہد اور فقیہ شریک ہین * فقہ کے علم مین
صاحب خانہ وہی ہی اور دوسرے سب عیال اور اطفال
اُسکے اور حکم اللہ تعالی کا ہی * خلاصہ اِس جواب کا یہہ ہوا
کہ حضرت امام ابو حنیفہ رح صدیقین اور شہدا اور صالحین مین
اِس اُمت کے داخل ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام اُترنے کے

پیچھے اُسی اُمت کی راہ اختیار کرینگے جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق اور خوب پختہ اور جاری ہوگی * سو بیشک وہ راہ امام ابو حنیفہ کی اور اُنکے مقلدون کی ہی * پس جس طرح ہمکو حکم ہی کہ ایسا ہی نوتقوی کرو اور سچّون کے ساتھ رہو ایسا ہی حضرت عیسی علیہ السلام کو حکم ہی کیونکہ حقیقت مین سچّون کا ساتھ رسول اللہ صلعم کا ساتھ ہی اور خدا ہی کا حکم بجالانا ہی * حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھینگے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے جیسے نماز پڑھی حضرت رسول اللہ نے عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے *

اور میان ابو سعید محمدی کے جواب کے نزدیک مولوی محمد علی رامپوری نے جو حضرت امیر المومنین قدس سرہ کے خلیفہ ہین اُنھون نے لکھا ہی * اقول وبہ استعین تحریر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حکیم الامة المحمدیه صاحب الطریقة المجددیة ملئ الصواب وخلافه بطلان وخذلان وکل اسمعت من مولانا الامام السید احمد ایده الله ومولانا الشیخ عبد العزیز الدهلوي ومولانا محمد اسمعیل الشهید وغیرهم عربا وعجما رضي الله عنهم والله اعلم بالصواب

محمد علي عفي عنه

ترجمہ لکھا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح کا بہت خوب

اور بہتیرے ہی خلاف اُسکے جہو ٹھہ ہی اور گمراہی ٭ اور ایسا ہی سُنا میثن نے حضرت امام سید احمد صاحب سے اور مولانا شیخ عبد العزیز دہلوی اور مولانا محمد اسمعیل شہید وغیرہ عرب اور عجم کے لوگوں سے اور اللہ بڑا جاننے والا ہی صواب کو ٭ اور آہی کے پاس لکھا ہی مولوی زین العابدین الکاظمی عفی اللہ عنہ نے ٭ جو کچھہ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوب میثن لکھا ہی حق ہی اور بہتر

| زین العابدین الکاظمی |

باب نواں مولوی محبوب علی کے جواب کے بیان میثن

بسم اللہ الرحمن الرحیم جواب حنفی مذہب را ترجیح دادن مذہب خود بر مذہب غیر خود اگرچہ در اہل سنت و جماعت معدود باشند واجب است کہ مذبذب ماندن کار منافق و اہل ضلال است بلکہ بدون از عمل بیقین وطرح شک عامل بعمل صالح نمی شود و اتباع مذہب حق پیروی سواد اعظم است و خلاف آن ضلالت و گمراہی است کہ صاحب آن بعذاب النار موعود است لقولہ علیہ السلام اتبعوا السواد الاعظم ومن شذ شذ في النار پس کسی کہ مذاہب اربعہ را مرجوح داند وبزعم خود حدیثی را صحیح دانستہ برخلاف مذاہب اربعہ در عمل آرد او مبتدع است و فی النار است و از اہل حدیث ہم نیست وصوفیان باصفا بیزار از آن گمراہ بیزار اند ۔

کسی کہ حقیت مذاہب اربعہ را انکار کند وخلاف محمدیت پیدا شہ حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی شدن رابدعت سیئہ داند وازگفتن آن نفرت نماید اوازاہل آن بدعت است کہ نماز وروزہ وجہاد ونغزوہ وحج صاحب آن مقبول نمی شود وبدین عقیدت اورا از اہل اسلام خارج می کنند چنانکہ موئی را از خمیر آرد بیرون می اندازند پس ازچنین مضل مغوی اجتناب واحتراز فرض است وصحبت باوی ودرکند رازرد بدعت وی حرام شدید واواست آنکہ توقیر شس ماندہدم اسلام است واوخود درزمرۂ مغضوب علیہم داخل است وتابعانش درضالین اند واما تابعان مذہب حق کہ بیقین ورسوخ تابع اند بر آیت کریمہ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین عمل کنندگان اند ترجمہ جواب حنفی مذہب کو اپنا مذہب غالب رکھنا اپنے غیر کے مذہب پر اگرچہ وے سنت وجماعت میں گنے جاتے ہوں فرض ہی اسلئے کہ متردد رہنا دین کے کام میں منافق کا کام ہی اور گمراہ کا ۔ بالکہ سوا سے عمل یقینی اور دفع کرنے شک کے عمل کرنیوالا عمل صالح کا نہیں ہوتا اور وہ پیروی مذہب حق کی تابعداری سواد اعظم کی ہی اور اسکے برخلاف بھٹکاؤ ہی اور گمراہی کہ اسکے عمل کرنیوالے کو دوزخ کے

عذاب کا وعدہ دیا گیا ہی موافق حدیث پیغمبر علیہ السلام کے کہ پیروی کرو بڑی جماعت کی اور جو الگ رہیگا تنہا پڑیگا آگ مین ٭ سو جو کوئی چارون مذہب کو ضعیف اور بُرا جانے اور اپنے گمان سے کسی حدیث کو صحیح جان کر چارون مذہب کے خلاف کو عمل مین لاوے تو وہ مدعی ہی اور دوزخی ٭ اور وہ اہل حدیث سے بھی ہین اور سچّے صوفی بھی ایسے گمراہ سے بیزار ہین ٭ اور جو کوئی چار مذہب کے حق ہونے کو انکار کرے اور حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہونے کو محمدی کے خلاف جانے اور اُسکو بڑی بدعت سمجھے اور اُس مذہب کے اختیار کرنے سے نفرت کرے ایسا شخص اُن اہل بدعت سے ہی کہ جس کا نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ اعمال نیک قبول نہین ٭ اور اِس عقیدے کے باعث اُسکو اسلام سے خارج کرتے ہین. جس طرح بال کو گوندھے آٹے سے اور ایسے گمراہ کرنیوالے مغوی سے بچنا فرض ہی ٭ اور ایسے سے محبت رکھنی اور اُسکی بدعت سے درگذر کرنا سخت حرام ہی ٭ اور جسنے ایسے شخص کی توقیر اور تعظیم کی تو گویا اُسنے اسلام کو گرادیا ٭ اور وہ شخص مغضوبون مین داخل ہی اور اُسکے تابعدار گمراہون مین ٭ اور جو لوگ مضبوطی کے ساتھ تابع ہین مذہب حق کے وے اہل

آیت قرآنی کے مضمون پر عمل کرنیوالے ہیں یا ایہا الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین خلاصہ اِس جواب کا یہہ ہی کہ تقلید مع الترجیح سچی دلیلون کے ساتھہ قرآن شریف کی واضح ہی اور وجوب اِس تقلید کا باتفاق علما ثابت ہی تمام حنفی قائل ہیں کہ مذہب حنفی کو لازم کر لینے کے بعد مذہب مذکور کے دلایل حقہ کے قایم ہونے تک اِس مذہب کے مسلون سے خارج نہووے اور اِسی لئے مذہب بدلنے والے پر تعزیر مقرر ہی * اور جس شخص نے برخلاف جمہور کے انتقال مذہب کو جایز کیا اُس کا قول نامعتبر ہی اور سواد اعظم اس بات کے برخلاف ہی * اور یہہ بات چارون دلیلون سے ثابت ہی اول قول اللہ تعالی کا

یا ایہا الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین

ای مسلمانو ڈرو اللہ سے اور رہو ساتھہ سچون کے * اور آیا ہی

لا تغلوا في دينكم على الحق ولا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا كثيرا وضلوا عن سواء السبيل

یعنے زیادتی نکرو اپنے دین میں سواے حق کے اور پیروی نکرو اُس قوم کی بدعتون کی جو گمراہ ہوچکے پہلے سے اور گمراہ کئے اُنھون نے بہتونکو اور بھٹکے وے سیدھی راہ سے * اِن دو آیتون سے معلوم ہوا

کو عبارتین اور مضامین کو پہچانے اور رصادقین کو اِن دونون سے امتیاز کر کے انکا تحقیق طہارت اور صداقت مین سمجھو ہے کہ یہہ واجب ہی * اور اسی واسطے اہل فقہ نے فقیہہ کی روایت کو غیر فقیہہ کی روایت پر ترجیح دیا ہی * غیر فقیہہ کی روایت مین بہ نسبت اُسکی خطا کا احتمال غالب ہی اور صدق کامل فقیہہ مین زیادہ تر مظنون ہی * اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ رح کا تحقیقات دینی مین اصولا اور فروعا * اور جب کہ غلو فی الدین اصل ہی ضلالت کا تو چاہیئے کہ صادق ہونا فقیہہ کا یقین کرے اور جب تک یہہ یقین نکرے تو وہ غالی ہی دین مین * اور غالی دین مین اُسے کہتے ہین جو اعتدال شرعی سے بڑھجادے اور اپنی راے سے جماعت کی نقل کے خلاف عمل مین لادے * پس جو فقیہہ کہ جماعت صادقین کی نقل کو صحیح کر کے اُسپر عمل کا التزام کرلے اور اُنکا اَوَر سبھون سے اصدق پاوے از روے احکام شرع ظاہر کے تو اُس نقل کو اَوَرون کی نقل سے اور اُنکی عقل کو اَوَرونکی عقل سے اعلی اور اولی سمجھکر اُنکے مذہب کو جو فی الحقیقت انکے رسول کی نقل ہی اصوب اور اقرب الی الحق جانے اور دوسرے اجہون کے مذہب پر ترجیح دیوے اور مناظرہ کے وقت یون ہی زبان پر لاوے تو بیشک ایسا شخص

ہدایت اور حق پر ہی کہ شکر کرنا سچے مجددونکا خدا کا شکر کرنا ہی اور ذکر کرنا
اُنکا اور اُنکی سعیون مشکور کا موجب نزول رحمت الہی ہی * اور
ناشکری انکی اور گمنام کر دینا اُنکے نام کو جنکی ایسی سعی ہو
حرام * حق جل وعلی قرآن شریف مین امام اول کی طرف سے
نقل فرماتا ہی کہ اُسنے یون دعا کی واجعل لي لسان صدق فی
الاخرین اور کردے میرے واسطے زبان سچ پچھلون مین یعنے
میرے لیئے شکر گذار پیدا کیجو پچھلے زمانے مین * معلوم رہے کہ امام
اعظم اور اُنکے شاگرد جماعت کثیر فقہاے بے نظیر اور مجتہدون سے
مقدم تھے اور صدق کی کمالیت کے اسباب بہ نسبت پچھلون کے
اُنکی جماعت مین زیادہ حاصل تھے * اور اُنکی جماعت بھی اور
مذہب کے فقہا کی جماعت سے زیادہ ہوئی * اور کم کوئی فقیہ
اُنکی جماعت کی تقلید سے پھرا * اور بعضے مجتہد فی المذہب
جو اُس جماعت کے خلاف چلے تو آج تک اُنکی دلیل اُس قوم
پر قایم نہین ہوئی اور کذب کا الزام اُن پر رکھہ نہین سکے * اور
کوئی دلیل دلایل اربعہ سے اُن کے مسلون کے رد مین بخیہ در پیش
نہین کر سکے تا کہ معلوم ہووے اُنکی صدق اور حقیت * پس جو
کوئی بے دلیل قوی شرعی ابو حنیفہ کی جماعت کو غیر صادقین جانے

اور انکا ساتھ چھوڑ کر ان لوگوں سے آپ کو اعلی درجے کا
محمدی جانے وہ خطا کار ہی اور صواب سے دور ہی * اور جماعت
حنفیہ کا تابعدار غالبا صواب پر ہی احتمال ضعیف ہی کہ خطا ہو
یہی مذہب ہی جسکو ہم نے دین اسلام سمجھکر پکڑا ہی * اللہ تعالی
کرے کہ اسی پر ہمارا خاتمہ ہووے آمین یارب العالمین * اور جو
کوئی ایسی سمجھہ والے کو غالی کہے یا بدعتی بدعت سیئہ کا جانے وہ
بیشک گمراہ ہی اسکو نہ مذہب کا اتباع ہی نہ سنت کا نہ اجماع کا
نہ قیاس کا وہ اہل سنت سے خارج ہی * اور اسی طرح شافعی اپنے
مذہب کو ترجیح دیتے ہیں * اور امام رازی شافعی نے جابجا تفسیر کبیر میں
اور کئی کتابوں میں اپنے مذہب اور اپنے امام کو ترجیح دیا اور اسی طرح
مالکیوں اور حنبلیوں نے * اسلئے کہ ترجیح نہ دینے والا باجماع چار
مذہب کے مذبذب ہی اور جمہور کی راہ کے خلاف * اور اسیواسطے
اجماع ہوا چار مذہب کا اسپر کہ حق دایر ہی ان چار میں * یعنے حق
مذہب ان چار سے باہر نہیں * جتنے مسائل متفق علیہ ہیں انکا انکار
کفر ہی * اور جو مسئلے مختلف فیہ ہیں انمیں ہر ایک قوم کو اپنے
مجتہدونکی تقلید واجب ہی کیونکہ وہ انکو اور صادقوں سے زیادہ
صادق جانتے ہیں * اور جمع کرنا دو مذہبوں کے درمیان یا چار مذہب کے

تلفیق رخصون کی ہی یا تطبیق عزایم کی * سو اول حرام ہی باجماع
نزدیک جمہور کے اور دوسرا حلال و اولی ہی باجماع نزدیک
جمہور کے * مثلا مصلی کتے کی کھال پر نماز پڑھے جب کہ وضو کرے
قلتین کے پانی سے . جسمین چوہا موا ہو اونٹ کا گوشت کھا کر بدون
کرر وضو کے اکتفا کرکے چوتھائی سر کے مسح پر * سو یہہ نماز اُس
مجتہدی کی باجماع چار مذہب کے باطل ہی * اور جو تمام عمر اس کا
اُلٹا کیا کرے اور کبھی کتے کی کھال پر نماز نہ پڑھے اور آب
قلتین کو استعمال نکرے اور تھوڑے سے سر کے مسح پر اکتفا نکرے
اور اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لیا کرے وہ نزدیک محققین کے
بڑا محمدی خالص ہی اُسکو چاہو حنفی کہو چاہو شافعی چاہو مالکی کہو
چاہو حنبلی چاہو چار مذہبی کہو چاہو بڑا محمدی * وہ سب کا پیارا ہی
برخلاف پہلے کے کہ وہ سب سے گیا گذرا * محدثون مین بھی ایسے تھے
بلکہ ایسے کو متبع شبہات اور زیغ قلبی کا صاحب کہتے ہین
موافق قول الہی کے اما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه
منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله لیکن وے لوگ جنکے دلون مین
کجی ہی وے پیروی کرینگے اُسکی جو شبہہ کی چیز ہی فتنہ انگیزی
چاہکر اور اُلٹ پلٹ کرنے کی تلاش مین * اور رسول خدا کی سنت

مشہورہ جس سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہی وے کئی حدیثیں ہیں صحیح اور فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صدیق اکبر کو امام امت بنانے میں * یعنے اگر امت کی گمراہی ایک امام کی تقلید میں متصور فرماتے تو تمام امت کو مقلد ابو بکر کا نکر دیتے جب ساری امت کو ابو بکر کے حوالہ کیا اور انکو ہاں سے اپنے نماز کا امام بنا کر کھڑا کر دیا تو اس سے صاف ظاہر ہوا کہ ایک امام کی تقلید ساری امت کو چاہیئے اس لئے کہ مختلف راہوں میں اسباب گمراہی کے پیدا ہوتے ہیں * اور ایک حدیث میں صاف آیا ہی

اذا بویع خلیفتان فاقتلوا الاخر منہما

یعنے جب دو امام کی تابعداری کی جاوے تو قتل کرو پچھلے کو ان میں سے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کے مقدمے میں امت کا اختلاف پسند نتھا یہان تک کہ مخالف باغی کا خون مباح کر دیا اور پہلے امام کو مستحق فرمایا * پس اس طریق سے اگر دین کے اماموں کے اختلاف میں غور کیا جاوے تو پہلے امام کی تابعداری جسپر امت کا اجماع ہوا تھا واجب ہوگی اور رہ پچھلے اماموں پر اجماع ہونا امت کا منع ہوا سو اور مذہب کے لوگ یا اہل حدیث سوا امام اعظم کی

جماعت کے خطاء اجتہادی کے عذر کے سبب اپنی خطا مین اجر پاوین تو مضایقہ نہین اور جو پکڑے جاوین اسپر کہ کیون تم ابو حنیفہ کی تابعداری سے اور اُسکے حق تحقیق سے الگ رہے اور ہر تابی کی اور سابق کے اجماع کا کیون خلاف کیا اور روایت مین فقیہون کی حدیثین چھوڑ کر غیر فقیہون کی حدیثین کس لئے پسند کین تو ہوسکتا ہی واللہ اعلم بالغیب ٭ اس مقام کو دیکھکر کوئی شیطان یا مفسد نادان شور نکرے کہ اس تقدیر مین تقلید اور امامون کی باطل ہوئی اسواسطے کہ یہہ احتمال ہی واجب نہین اور ہر عاقل کے پاس یہہ ثابت ہی کہ جہان احتمال خوف کا بھی ہو تو اُسکو اختیار نکرے اور جس راہ مین اصلا ڈر نہو اُسکو لازم کرلے اور اُمت کا اجماع ابو حنیفہ کے مذہب کی صحت پر یہہ ہی کہ سارے علماء دین مالکی ہون یا شافعی یا حنبلی یا سچے محدث جیسے داؤد ظاہری وغیرہ سب قایل ہین اسبات کے کہ ابو حنیفہ کے تابعدار بھی اہل سنت و جماعت مین داخل ہین نہ بد مذہب ہین نہ اہل بدعت سیئہ اور تابعداری اس فرقہ کی بھی سنی کو مباح ہی ٭ اب جو کوئی ایسے مباح متفق علیہ کا منکر ہی اُسکو تمام مسلمان لوگ مبتدع جانینگے ٭ یہی معنی ہین اُمت کے اجماع کا ابو حنیفہ کے

مذہب کی صحت پر * سو جو کوئی اُنکے مذہب کے صحیح ہونے پر انکار کرے اور اِن لوگونکو اہل بدعت ضلالت میں گنے وہ خود گمراہ ہی اور اہل سنت وجماعت کا مخالف اور سچے متقی مسلمان کے گروہ سے باہر * اور امام ابو حنیفہ کے مذہب کے صحیح ہونے پر صحیح قیاس کی دلیل یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہی روایت ہی حسن بن علی مرتضی رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا حضرت نے

رحمة الله علي خلفائی قیل ومن خلفاءک یا رسول الله قال الذين يحيون سنتي ويعلمونها الناس رواه ابو نصر السنجري في الابانة وابن عساكر في التاريخ كذا في فتح المنان في اثبات مذهب النعمان سو علماء دین کے نزدیک یہی اسمہ ہونا ابو حنیفہ کا ثابت ہی اور سنت کے احیا کے سبب خلیفہ ہی رسول اللہ کا اور اللہ کی رحمت کا مستحق موافق قیاس صحیح نظری کے * اور ایک دوسرا طریق ہی کہ چار ون دلیلون سے امام ابو حنیفہ کے مذہب کو ثابت کرتے ہیں کہ حق تعالی نے سورۂ جمعہ میں فرمایا ہی

هو الذي بعث في الاميين رسولا منهم يتلوا عليهم اياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين و آخرين منهم لما يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم ذلك فضل الله يؤتيه

من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم

تفسیروں میں آیا ہی کہ اصحابوں نے پوچھا کہ وے پچھلے امی جو ابھی ہم امتیوں میں نہیں ملے وے کون ہیں حضرت نے سلمان فارسی کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا کہ وے اسکی قوم ہیں یعنے فارس کے لوگ * اور ایک روایت میں آیا ہی کو ے ابنائے فارس ہیں اگر ثریا تک ایمان گیا ہوگا تو لے ہی آتار لاوینگے * اور مسلم کی روایت رجال من ابناء فارس ہی جلال الدین سیوطی کے نزدیک وہ ابو حنیفہ ہی بے شک و شبہہ بلکہ بہت سے محدثین کے نزدیک یے حدیثیں محمول ہیں ابو حنیفہ رح پر * اور قران کی آیت سورۂ محمد میں

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لایکونوا امثالکم

انہیں فارسیوں پر صادق ہی حدیث صحیح کے موافق * اور سنت سے ثابت ہونا مذہب ابو حنیفہ کا اس طرح پر ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہی * اور ایک حدیث میں فرمایا کہ اسکے ہاتھ پر اللہ تعالی اپنا دین اور میری سنت زندہ کریگا * اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوفہ میں کہ اس بستی سے ابو حنیفہ پیدا ہوگا * اللہ اسکے ہاتھ پر اپنا دین اور اپنے رسول کی سنت کو جلا دیگا

آخری زمانے میں ہلاک ہونگے لوگ جن پر غالب ہوگا تبرّ
اُسکے مقدمے میں جیسے ہلاک ہوے رافضی ابو بکر اور عمر کے مقدمے
میں * اور ایسی ہی اور بھی حدیثیں منقول ہیں مسند خوارزمی
میں ابوہریرہ اور انس بن مالک اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم
سے مرفوعا اور محمد بن سیرین سے مرسلا اور حضرت علی
رض سے موقوفا * سو بعضے محدث طاعن ابو حنیفہ کے کہتے ہیں کہ یہ
حدیثیں موضوع ہیں جیسا کچھ نادان لوگوں نے کہا ہے کہ لا ينبغي لقوم
فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره حدیث موضوع ہے اور لو كان بعدي نبي
لكان عمر بھی موضوع ہے * سو اس کہنے سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت
علی رض کا فرمانا سچ ہے کہ جیسے ابو بکر اور عمر کے حق میں روافض
ہلاک ہوئے اسی طرح اہل تبرا ابو حنیفہ کے حق میں گمراہ
ہوے * اور عبد اللہ ابن مبارک امام المحدثین نے ابو حنیفہ کی ملاقات کے
بعد فرمایا لولا انى لقيت ابا حنيفة لكنت من المبتدعة اگر میں
نہ ملتا ابو حنیفہ سے تو ہوتا بدعتیوں میں سے كذا فى الفصول الستة
اور ابن مبارک کا صحیح کہنا ظاہر ہے کی حدیث کو جو رفع یدین کے
مقدمے میں ترمذی نے لکھا ہے یہ قول اُنکا ابو حنیفہ کی ملاقات سے
پہلے کا ہے ہم نے خوب تحقیق کیا ہے اگر کوئی ثابت کیا چاہے تو پوچھے

حرص کہ مدعی کا کہنا بدعتی عایہ کی فضایل کی حدیثون مین کہ موضوع
ہی کچھ کام نہین آتا اعتبار نہین رکھتا* اور ثابت ہونا مذہب امام
اعظم کا اجماع اُمت سے وہ یون ہی کہ کسی امام اور مقتدی
صالح نے بعد فوت امام موصوف کے انکی امام اعظم کہنے مین
انکار نہین کیا بلکہ امام شافعی رح نے خود فرمایا ہی کہ ہم سب
عیال ہین ابوحنیفہ کے* اور احمد حنبل نے فرمایا کہ ابوحنیفہ ورع
اور تقوی مین اس درجے کو پہنچے کہ کوئی نہین پہنچا رحمۃ اللہ علیہ
اور امام مالک نے وقت مین اسکی مدح کی اور تفقہ اخذ کیا اور
مرسل حدیث کی تحسث بکار نے مین ابوحنیفہ کے تابع ہوئے
اور جن لوگون نے چاہا کہ امام مالک کی موطا سے امام ابوحنیفہ کا
مذہب سست کرین امام مالک نے منع فرمایا کہ علم کو مین نے حصر
نہین کیا تم یہہ کام مت کرو* جب ہارون رشید بادشاہ نے جو
امام مالک کا شاگرد تھا یہہ حال ابوحنیفہ کے علم کا معلوم کیا تب
امام ابویوسف کو قاضی بنایا اور تمام اُمت کو مقلد ابویوسف
اور ابوحنیفہ کا ہونے دیا* اور یہہ جو مشہور ہو رہا ہی کہ ہارون رشید
نے فصد کروا کے امامت کی اور ابویوسف نے اُسکے پیچھے نماز
پڑھی یہہ روایت کسی کتاب معتبر فقہ مین نہین اور نہ اُس پر کوئی

مسئلہ بنایا گیا ہی اور نادر روایت کا کچھ اعتبار نہین * اور صحیح ہونا
ابو حنیفہ کے مذہب کا قیاس صحیح کی رو سے یون ہی کہ جب ہم
قائل ہوے کہ جو کوئی چار دلیلون کو مانے وہ سنّی ہی تو اب کس
زبان سے کہین کہ ابو حنیفہ سنّی نہیں اور سنّیون کا امام نہین *
اور جب یہہ ثابت ہوا کہ وہ باجماع اُمت مجتہد مطلق ہی اور
امام اعظم دین محمد کا ہی تو لازم آیا کہ اُسکی تابعداری حقیقت
مین رسول کی اور اُسکے دین کی تابعداری ہی * اور یہی سبب ہی
کہ فتاوی عالمگیری مین دوسرے عالم کا اس پر فتوی ہوا کہ جو کوئی
ابو حنیفہ کے قیاس کو حق نہ کہے وہ کافر ہی * اور اُسی سبب سے علماء متقدمین
فرما گئے ہین کہ جب کسی صحابی سے نقل نپائی جاوے تو ابو حنیفہ
کے قول کو بمنزلہ اثر صحابی کے سمجھنا چاہیئے * اور بعضے علما نے کہا کہ
جسنے ابو حنیفہ کو اپنے اور اللہ تعالی کے بیچ لیا یعنی اُسکے فتوے
پر عمل کیا تو اُسنے دین مین کچھ قصور نہین کیا * اور بعضے علما نے
فرمایا کہ ابو حنیفہ ہمارے اور اہل بدعت کے درمیان فاصلہ ہی
جسنے اُس سے محبت رکھی وہ سنّی ہی اور جسنے اُس سے
عداوت کی وہ بدعتی ہی * یہ سب باتین اور بہت سی اور باتین
اسی طرح کی تبع تابعین کے علماء سے کتاب المناقب مین

ابو حنیفہ کی جو تصنیف ہی شیخ ابن حجر مکی شافعی المذہب کی منقول ہیں جسکو منظور ہو دیکھہ لے

دسوان باب

علماء دہلی نے جو لامذہبوں کے حق میں فرمایا ہی اُسکے بیان میں اگرچہ اُنکی مہر بین سایل نے اِس فتوے پر نہین کروائین وہ یہہ ہی کہ مولوی کریم اسمد دہلوی ساکن محلہ لال کنوے نے کہا کہ یے لوگ اسمعیلی ہیں مولوی اسمعیل کی تقلید کرتے ہیں وہ بھی ایسے ہی تھے * کہ سمجھ یون ہی کہ اُن کا یہہ گمان فاسد اور محض ظلم اور کذب ہی وہ ہرگز ایسے نتھے بلکہ اُنھون نے نواح پشاور میں بعد مباحثہ علماء حنفیہ کے رفع یدین چھوڑ دیا تھا اور عالم محقق تھے ایسے لوگون کو جو پاتے تو گور پرستون سے زیادہ بد جانتے * اور جیسا گور پرستون کو رد کیا اُنکو بھی مردود کر چھوڑتے * یہہ محض دغابازی اور فریب ہی لوگونکا جو مولوی موصوف کو لامذہبون میں گنتے ہیں اصول کا رسالہ اُنکا موجود ہی سمر امر کرخی اور طحاوی کے طور پر * اور ایک رسالہ تنویر العینین کا جو بعضے آدمیون نے اُنکی شہادت کے بعد اُنکا کرکے مشہور کیا اگر وہ اُنکا ہو تو بھی بسبب اِسکے کہ اُنھون نے رفع الیدین آخر عمر میں ترک کیا اثبات میں معتبر نہ ہوا موافق مذہب اہل حدیث کے * کہ پیغمبر

ہو ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی العبرۃ بالخواتیم وانما الاعمال بالخواتیم ٭ اور مولوی محمد مخصوص اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اِن چار مذہبون سے ایک مذہب کو نہ پکڑے کچھ اِسمین سے کچھ اُسمین سے لیکر اپنا مذہب بنا دے وہ بیشک گمراہ ہی ٭ اور جو کوئی ایسے لا مذہبون کے رد کرنے مین گول فتوا لکھے ہم اُسکو بھی بد جانتے ہین ٭ اور قریب اِسی تحریر کے مولوی موسی اُنکے چھوٹے بھائی لکھتے ہین ٭ اور مولوی اسمعیل نابینا جو اُستاد ہین صاحب زادہ محمد عمر ابن مولوی اسمعیل شہید کے اُنھون نے علما کا فتوا سنکر کہا کہ اِن لامذہب لوگون کا رد سارے قرآن اور حدیثون مین موجود ہی لیکن اللہ تعالی قوم ظالم کو ہدایت نہین کرتا ٭ اور مولوی حبیب اللہ قنانی حنفی صوفی نے ایک رسالہ جدا اِس فرقہ بدید الضلالت کے حق مین لکھا ہی وہ بھی خوب واضح دلیل ہی اُنکے بطلان کی ٭ اور حاجی قاسم بسبب اِسکے کہ وے نو درا گ اور مزامیر کے معتقد ہے مین چارون مذہب سے باہر ہین اِس بات مین ہمارے شریک نہین ہوے مگر اُن لوگون کو سمجھایا کہ ہر بات ہر مذہب کی ماننی بہت مشکل ہی اُسکے ماننے سے اعتقاد معصومیت کا لازم آتا ہی ٭ اور ایک دن ایک لامذہب نے پوچھا مولانا محمد اسحق

صاحب سے اختلافی مسئلے میں کہ عبد اللہ کیا حق ہی * مولانا صاحب نے فرمایا کہ ایک مذہب اُسمیں اختیار کرنا ضرور ہی اور اختیار کر لینے کے بعد وہ بات اُسکے حق میں حق ہی * یہہ جواب سنکر پوچھنے والا سر دھن کر چپ ہو رہا * مگر یہ لوگ اپنی شرارت سے باز نہین آتے پوچھتے ہیں کہ فرض نمازون کے پیچھے جو امام ہاتھہ اُٹھا کر دعا مانگتا ہی اور لوگ جب تک وہ دعا کے لئے ہاتھہ اُٹھا دے منتظر بیٹھے رہتے ہیں یہہ عمل بہیئت مجموعی کسی حدیث میں آیا ہی یا بدعت ہی * اور تمسک کرتے ہیں اِس اعتراض میں بخاری کی حدیث کو کان لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ کان یرفع یدیہ حتی یری بیاض ابطیہ یعنے وے نا اُٹھاتے تھے اپنے ہاتھونکو کسی چیز میں اپنی دعاؤن سے مگر پانی برسانے کے لئے جب دعا کرتے اُٹھاتے ہاتھہ اپنے یہانتک کہ دکھائی دیتی تھی اُنکے بغلونکی سفیدی * علماء دین نے جواب دیا ہی کہ یہہ ہیئت مجموعی کئی حدیثون سے ملا کر ثابت ہی اور قرآن شریف اُسکو موید ہی * اور یہہ حدیث مدلل ہی اس معنی پر کہ اور دعاؤن میں اسطرح ہاتھونکو اونچا نہین کرتے تھے جیسا پانی کی طلب میں * اور راوی اِس روایت کے بخاری

میں ایسے الفاظ اور اثبت نہیں ہیں جیسے دوسری روایت کے
آئی باب میں * وہ یہ ہی کہا بخاری نے حدثنا محمد بن جعفر عن
یحیی بن سعید و شریک قالا سمعنا انسا عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم رفع یدیہ حتی رایت بیاض ابطیہ یعنے نقل کیا محمد ابن جعفر نے
یحیی ابن سعید اور شریک سے کہا انھوں نے کہ سُنا ہمنے انس
کو نقل کرتے نبی ﷺ سے کہ اُٹھائے اُنھوں نے اپنے ہاتھ یہاں تک
کہ دیکھی میں نے سفیدی اُنکے بغلوں کی * اور یہی روایت مسلم میں
لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ کی عبارت زیادہ ہی وہ
قتادہ سے ہی موافق قاعدہ محدثین کے یہی روایت یحیی بن سعید
قطان اور شریک قاضی کوفی کی انس سے اثبت ہی اور کچھ
حاجت تاویل کی نہیں اور مطابق دوسری حدیثوں کے ہی * اور
قتادہ کی حدیث کو ترک کرنا عبارت کی زیادتی میں اور ثقات
محدثین کی روایتوں کو چھوڑ دینا اہل حق کا کام نہیں * بلکہ اہل
بدعت اور اہل ہوا کا یہی کام ہی کہ ایک دو راوی کی روایت
پکڑ کر جماعت فقہا محدثین کی روایت کو ترک کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ ہم سوا محمد رسول اللہ ﷺ کے کسی کی تقلید نہیں کرتے
ہم خالص محمدی ہیں * اور حال یہ ہی کہ دے اپنے نفس کے مقلد

ہین اور معبود اپنا اُنھون نے سواے نفس کو ٹھہرایا ہی * سو ایسونکو
غیر محمدیہ کہنا روا ہی جیسا کہ اصحاب محمد بن عبد اللہ جونپوری
کو غیر مہدویہ کہتے ہین اور وے آپ کو مہدویہ فرقہ جانتے ہین *
اور یہہ بات حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ جسکی بھلائی پر علماء
اُمت شاہد ی دین وہ بھلا ہی اور جسکی بُرائی کی گواہی دین وہ
بُرا ہی کیونکہ وے اللہ کے گواہ ہین زمین مین * سو ایسا ہی حال ہی
اُن لوگون کا * پس جن لوگونکو فقہاے دین کی جماعت محمدی خالص
جانین وہ البتہ محمدی ہین اور جنکو محمدی خالص نہ جانین وے ہرگز
محمدی نہین گو کہ وے آپ کو محمدی کہا کرین * ایک کج فہم نے ان
جدید الضلالون مین سے اپنا نام عبد الحق محمدی رکھہ کر کئی حدیثین
شافعی مذہب کی لوگون کی روایت سے ترجمہ کی ہین اُس مین
بے تامل لکھتا ہی کہ دو مثل سایہ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھنا اِسی
حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ نماز منافقون کی ہی * مراد اُسکی
اِس عبارت سے سارے فقہا حنفی المذہب ہین * جنھون نے
تاکید کی ہی عصر کی تاخیر مین اور بدون ہوچکے مثلین کے نماز کو
ادا نہین کرتے * خدایا وہ منافق اگر نہین سمجھا کہ وہ یہہ کیا بکتا ہی اور
کس سواد اعظم کو نفاق کی نسبت دیتا ہی اور جماعت

ہو مانین صالحین مین سے خارج ہو کر شذوذ کے باعث باری
ہوتا ہی حق تعالی اُسکو اور اسکے بہکائے ہوؤن کو راہ مستقیم
پر لاوے اور اپنے حبیب کی ساری اُمت پر رحمت کرے *
جس جس عالم دین نے اُس ترجمے کو دیکھا اسکو نفرین کیا اور
جانا کہ وہ گمراہ ہوا اور دوسرونکو بھی گمراہ کیا * سُنے مین آتا تھا
کہ بنارس اور عظیم آباد اور کلکتے مین کتنے لوگ گمراہ ہوئے
ہین اور حنفی مذہب سے خارج ہو کر ضلالت مین پڑتے ہین *
سو اس ترجمے سے صاف معلوم ہوا کہ وے سب سنت وجماعت کے
مذہب سے نکل کر خوارج اور معتزلہ مین داخل ہو گئے * اگرچہ
اُن مین سے بعضے فریبی جب کوئی اُنکو پکارتے اپنے تئین حنفی
ظاہر کرتے ہین * خبردار رہو وے حنفی ہرگز نہین برتے مکار تقیہ
کرتے ہین جہان جیسا دیکھتے ہین ویسا بن جاتے ہین * اب اس
رسالے کے خاتمے مین ان فرقہ جدید الضلالہ کے پتے اور نشان لکھ
دینے ضرور ہوے تو مسلمان سُنی لوگ اُن کو پہچان رکھین
اور انکی گمراہی اور اغوا سے خوب بچے رہین * بیان مین اِن
مسئلون کے جو خاص خاص اِس فرقہ بے اخلاص کے قیاسی ہین *
ذکر کئے جاوینگے صحیح حدیثون سے اور اجماع سے اور قرآن مجید کی

آیتون سے اور اُس قیاس صحیح سے جسکا انکار کفر ہی
یہان مسلہ والے کہتے ہیں کہ قبر میں سوال خدا کی توحید اور محمد کی تقلید
اور اسلام کے دین سے ہوگا ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی
اور احمد حنبل کو ہم کیون مانیں * جواب اگر دین میں اتنا ہی
فرض ہی کہ تین لفظ یعنے توحید اللہ تعالی کی اور تقلید اسکی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دین ہونا اسلام کا لے تحقیقات لوازم ان
تینون مضمون کے آدمی جان لے تو اول یہہ لازم آیا کہ اُن کا
پیشوا یزید بہت بڑا محمدی تھا کہ بے لوگ اُسکی پابوسی کے رتبہ
کو نہیں پہنچے * اور امام حسین علیہ السلام کا باغی ہونا اُن کے
مذہب ناصحیح کے باعث لازم ٹھہرا کہ اُنھون نے ایسے بڑے
محمدی خالص کے قتل کا ارادہ کیا تھا * اور جو کہیں کہ یزید حق تعالی
کی توحید کا ظاہرا انکار کرتا تھا تو جھوٹے ہیں کوئی مذہب والا
اُنکو سچا نہ کہیگا * اور جو کہیں کہ وہ پیغمبر علیہ الصلوة والسلام کی
تقلید کا منکر تھا تو بھی جھوٹے ہیں * اور جو کہیں کہ وہ اسلام کو اپنا دین
نہیں جانتا تھا تو بھی جھوٹے ہیں کوئی اُنکو سچا نہ کہیگا بلکہ اُن کے
مذہب سے صاف واضح ہوگا کہ امام حسین علیہ السلام کا ماننا یزید پلید پر
سنت نہ تھا اور دعوت کرنا اُنکا اُسکو اور اسکی قوم کو خالص دین

محمدی کی طرف نہ تھا بلکہ اپنے نفس کی خواہش کی طرف تھا * پھر بعد اسکے یہہ لازم آویگا کہ پیغمبر خدا نے جو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو سید شباب اہل الجنۃ فرمایا تھا وہ حدیث صحیح نہین بلکہ موضوع ہی یا پیغمبر علیہ السلام نے بھی اپنے نواسون کی خاطر کچھ فرمادیا ہوگا اور خدا کے نزدیک وے اچھے نہ تھے * سو پہلی سمجھ سے تو یے مبتدع ہونگے اور دوسری سمجھ سے کافر صریح * لیکن ان بے دینونکو کچھ پروا نہین کہ یہان اہل اسلام کی عملداری نہین جو تی سین آتا ہی بے دھڑک کہے ہیٔن جاہلون مین مولانا اور پیر صاحب کہلاتے ہیٔن معلوم رہے کہ پیغمبر کی تابعداری کا دین خدا کی توحید کے کچھ اعتبار نہین اور بغیر تابعداری پیغمبر کے خلفا کی پیغمبر کی تابعداری ثابت نہین ہوتی اور پیغمبر کے خلفا وہی امام ہیٔن جو پیغمبر کی سنت مشہورہ کو روشن کرین خواہ وے بادشاہ ہون یا وزیر یا امیر ہون یا فقیر * پر دین کا علم سچا انکی ذات مین ہونا شرط ہی اور بے علمی اور کم علمی ایسے لوگونکی جیسا یے الاغہٹ لوگ ہیٔن لوگونکو گمراہ کرتی ہی * اور انکی خلافت کو راشدہ رہنے نہین دیتی * قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللہ علیٰ خلفائی قیل ومن خلفاءک یا رسول اللہ قال الذین یحیون سنتی ویعلمونہا الناس یعنے رحمت اللہ کی موجب ہیرے خلیفون

پہر پوچھا کون ہین تمہارے خلیفے یا رسول اللہ فرمایا جو لوگ جلاتے ہین میری سنت کو اور سکھاتے ہین اُسے لوگونکو * اور ایک روایت مین یعنی جو لوگ دوست رکھتے ہین میری سنت کو * اور یہہ حدیث مطابق ہی قرآن شریف کے سورۂ نور مین دیکھ لے اور اِس حدیث سے اور کئی آیتون اور حدیثون سے امام حسین علیہ السلام کی لیاقت امام ہونے کی اور نالایقی یزید کی ثابت ہی * اور یقین ہوا کہ یزید پلید پر تابعداری امام علیہ السلام کی سنت تہی جب وے اُٹہے تہے دعوا کر کے اِمامت کا * پہر جب اُس نابکار نے اور اُسکے ... اُنہون نے یہہ سنت ترک کی اور اُسے برا جانا غضب الٰہی سے وے سب مردود ہوئے اور سارے گمراہونکے قیامت تک پیشوا بنے * اب جو کوئی کسی امام برحق کی تابعداری سے انکار کریگا وہ یزید کا تابع ہی اور حشر اُسکا اُسی کے ساتھ ہوگا اگر بے توبہ مریگا * حدیث مین آیا ہی اول من یبدل سنتی من بنی امیۃ یقال لہ یزید یعنے پہلا وہ شخص جو بدلیگا میری سنت کو بنی اُمیہ سے کہینگے اُسکو یزید یہہ حدیث مسند رویانی مین ہی ابو الدردا صحابی سے اور ابو یعلیٰ نے اپنی مسند مین ابی عبیدہ بن الجراح سے نقل کیا ہی * اور اِن دونون حدیثون کو شیخ

عبدالحق دہلوی ما ثبت بالسنۃ میں لائے ہیں * جان رکھو کہ پہلا رخنہ اسلام میں اور بدنما دین اور سنت کا یہی ہے جو یزید نے کیا * یعنے امام برحق مجتہد کا نہ ماننا اور اُسکو جھٹلانا اور مجتہد کی تقلید کا منکر ہونا اور آپ اپنی خواہش کا تابعدار ہو جانا اور اپنے ناقص علم پر مغرور ہو کر اُسکا اور اُسکی تابعدار جماعت کا اپنے تئین محتاج نہ جاننا * اور یہہ کہنا کہ جو معنے حدیثون کے ہم سمجھینگے اُسی پر عمل کرینگے اماموں میں کیا بڑائی اور خصوصیت تھی کہ اُنکی سمجھ کے موافق ہم حدیثون پر عمل کرین * سچ ہے کہ سوا اسکے اِس عیب کے یزید اور مروان میں کوئی دوسرا عیب ثابت نہین کر سکتا کہ اُنمین ملا تھا اور اُنکے غیر مین تھا * غرض اصل یزیدیت اور مروانیت یہی ہے کہ فقہاے دین کی راہ چھوڑ کر اپنے نفس کی خواہش اور فہم کو پکڑے اور آیتون اور حدیثون کو اپنی طبیعت کے موافق عمل میں لاوے * اور جو حدیثین اماموں کی مدح اور تعریف مین آئی ہون اُنکو موضوع کہہ کر اُنسے پیچھا چھڑاوے سو یہی طریق ہے ہر بدعتی کا * رافضی کہتے ہیں کہ حدیث نحن معشر الانبیاء لانرث ولا نورث موضوع ہے ابوبکر کی بنائی ہوئی * اور ناصبی کہتے ہین کہ لا یحب علیا الا مومن ولا

یبغضہ الامنافق تمان کی آوازعاں کے شیعہ کی بنائی ہی * اور خارجی کہتے ہیں کہ یہہ بھی اور حدیث لکل نبي رفیق فی الجنة و رفیقي فیہا عثمان موضوع ہی * اور لامذہب کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کی مدح میں کوئی حدیث ہووے موضوع ہی * اور نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے خواب میں فرمایا کہ میں ابو حنیفہ کو نہیں پہچانتا * اور بعضے لامذہبوں کی روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ وے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کو جو بیشک حنفی المذہب تھے اپنا سا لامذہب جانتے ہیں * اور پیچھے امام کے الحمد کے پڑھنے کا اور ایک مذہب پر التزام نکرنے کا فتوا اُن سے بیان کرتے ہیں * مگر یہہ بات محض غلط ہی کتاب تحفہ اثنا عشریہ اور تفسیر فتح العزیز کی عبارت سے صاف ظاہر ہی * اور وے اور سارے فقہاء دین اُن لوگوں کی ایسی خرافات سے بیزار ہیں اور تھے * بلکہ مولانا عبد الحی رح نے قرآن شریف کا درس ان لامذہبوں کے رد کرنے پر دلّی میں شروع کیا تھا اور پہلے گورپرستی کو رد کیا آخر کو سارے لامذہبوں پر رد قوی فرمایا کہ اُن پر شدت سے مکر ان ہوا اور اُنھوں نے ایک بہتان باندھا * چنانچہ سب احوال اِس ماجرے کا رسالہ اقامة السنة میں لکھا گیا ہی * اور اسوقت بھی

پروردگار نے اپنے کرم سے اچھے اچھے علما کو طرفین میں سے جو جو جمع کر دیا تھا اور گو زبردستی گویا لکان رد کر دیا تھا * اور اب بھی اُس مالک حقیقی نے اپنے فضل سے سارے فقہاء دین کو ان لا مذہبون کے رد و قدح پر متفق کر دیا الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی المرسلین مع جمیعهم اجمعین * دوسرا مسئلہ یہہ کہ وے کہتے ہیں کہ تعین اور التزام ایک مذہب کا اپنے اوپر کر لینا حرام شدید اور بدعت سیئہ ہی اور شائبہ نصرانیت اور یہودیت کا ہی * اور اسی لئے حنفیونکو جو آمین کے جہر کو کاروہ تحریمی جانتے ہیں اور اسرار آمین کو سنت کہتے ہیں اور اس مذہب کو عبد الله ابن مسعود اور عمر بن خطاب اور علی مرتضی رضی الله عنہ کی طرف نسبت کرتے ہیں اُنھین اہل کتاب سا بنا کر بشدت پہنچتے ہیں * اور کہتے ہیں کہ یہودیوں کے جلانے کو ہم پہنچتے ہیں کہ کہین اُن کے شر کی تقلید تو نے اور لوگ عوام سُر سُنکر محمدی ہوتے جاوین * جواب تعین اور تشخیص سے مذہب کی کوئی وقت خالی نہیں رہا نہ پیغمبر خدا کی زندگی میں نہ بعد اُنکے نہ صحابہ کے نزد و برو نہ بعد اُنکے اسلئے کہ تابعداری وحی کی اصل دین ہی اور وحی کا معلوم ہونا بدون پیغمبر کے فرمائے ہوتا نہیں اور پیغمبر کا فرمانا بغیر صحت روایت

کے اور ثقہ اور صالح ہونے راوی کے ثابت ہونا محال ہی * اور صالح ہونا راوی کا بہت مشکل سے تحقیق ہوتا ہی اور اس تحقیق میں بہت سے دقیقے ہیں * اور اسی جہ سے فقہا میں اختلاف پڑتا ہی * پھر آخر کو تقوی اور طہارت راوی کا ثابت کرنا ضرور ہوتا ہی اور جہالت اور عدم فقاہت راوی کی حدیث کو بے اعتبار کردیتی ہی * سو اگر تعین مذہب نہو وے تو اتباع وحی کا ہونا دنیا میں محال ہو جاوے اور سارے لوگ مذبذب اور منافق رہیں * پس جب کہ شک اور ریب کو دین میں سے دور کرنا فرض ہی اور وہ بدون تحقیق قرار واقعی کے دور نہین ہوتا تو فرض ہوا ہر شخص پر کہ اپنی تحقیق نہایت کو پہنچاوے اور طلب علم کی کرے * اور جب طلب علم کی نہایت کو پہنچے گی اسی دم تعین مذہب کی ہو جاویگی * اس لئے کہ علم کہتے ہیں یقین کو اور ظن غالب کو سو جب یقین حاصل ہوگا یا ظن غالب ایک جانب کا تو وہین ثابت ہوگا کہ یہہ جانب حق ہی اور دوسری جانب مشکوک *

امام اعمش نے ابراہیم تیمی سے نقل کیا اور اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت علی رض سے صحیفہ میں سے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ومن تولی قوما بغیر اذن موالیہ علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ

والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل كذا في البخاري
في باب حرم المدينة برواية محمد بن بشار عن عبد الرحمن عن
سفيان عن الاعمش رحمهم الله یعنے جو کوئی رفاقت اختیار
کرے کسی قوم کی بے اجازت اپنے رفیقون کے یعنے جماعت
قدیمہ موالاۃ اپنی کو چھوڑ کر دوسری جماعت مین ملجاوے تو
اُسپر لعنت ہی خدا کی اور فرشتون کی اور سارے آدمیون
کی قبول نہین کیا جاتا اُس سے کچھ کام نفل ہووے یا فرض
ایسا ہی ہی بخاری مین باب حرم مدینہ مین محمد بن بشار کی
روایت سے * اب اُس روایت کی رو سے صاف ظاہر ہوا کہ جب
موالاۃ دنیائی مین یہ حال ہی تو موالات دینی مین سے جسے
اتباع مذہب کہتے ہین بدون اجازت اُن کے نکل جانا بالضرور
حرام شدید ہوگا کہ حق سے طرف مشکوک کے جانا ہی * گر یہ
لازم نہین کہ وہ جانب بے شک ناحق ہو کیونکہ مشکوک بھی
بے شک ناحق نہین ہی اور نہ بے شک حق ہی * پس جو کوئی کہ
دونون جانب کو مشکوک جانے اور ایک جانب کو بھی یقین
یاظن غالب کے ساتھ بے شک حق نہ سمجھے تو وہ ابھی تارک فرض
کا ہی کیونکہ اُسنے کتاب علم کی جو اُسپر فرض تھی ادا نہین کی

پھر جو کوئی اِس فرض کا منکر ہو اُسکے ایمان مین شک ہی اِس
لئے کہ طلب علم کی درمیان تمام اُمت مرحومہ کے بلکہ تمام اُمت
اجابت کے فرض متفق علیہ ہی * اور حدیث طلب العلم فریضة
علی کل مسلم بھی باتفاق فقہاو محدثین کے صحیح ہی * اور فرض ہونا
علم کی طلب کا ہر ایک ذرا پر اِس حدیث سے ثابت اور متیقن ہی
بلکہ لامذہبون کے مذہب سے بھی ثابت ہی کہ علم کی طلب کو
نہایت تک پہنچائے اور کسی کی تقلید اور تحقیق کے پھر دسے پر
اکتفا نہ کیا چاہئے * سو اِس مین بھی تعیین ایک راہ کی ہوئی دو
راہون مین سے * یعنے ایک راہ تعیین مذہب کی اور دوسری راہ
لاتعیین مذہب کی * سو جسنے تعیین کو حرام کہا اُسنے لاتعینی کو
فرض کہا * اور پھر اُس سے پوچھا چاہئے کہ تو جب چار مذہب کے
خلاف کو جایز اور مباح جانتا ہی اور اُسکی حد کچھ نہین باندھتا
تو بتا کہ شیعہ کے مذہب کو جو اخباری ہین اور تقلید اپنے مذہب
کے مجتہدون کی رد انہین رکھتے اور التزام کسی کے اجتہاد کا نہین
مانتے * اور رکھتے ہین کہ جو خبر صحیح ہمکو پہنچی اُسپر ہمارا عمل ہی
کس دلیل سے رد کرتے ہو * اگر وہ کہے کہ ہم اپنے راویون کے
سچے سے اُنکے راویون کو برا جانتے ہین اِس لئے اُنکی روایت پر

بغور دھیان رکھیے تو معلوم ہوگا کہ اُسنے تعیّن تقلید کی اپنے راویونکی
مانی ۞ اور اپنے مذہب کے موافق اَحرام شدید اور بدعت
سیئہ مین پڑا کہ غیر معصوم کی بات کو مثل معصوم کی بات کے
پکڑا اور آپ تحقیقات علمی بجا لایا اور طالب علم کو جو فرض تھا
ادا نکیا ۞ اور ترک فرض کو استحسان کرکے کافر بنا ۞ پھر صادق
آیا اُسپر اور اُسکی جماعت پر کہ وہی ہین مصداق الذین
ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
کے معاذ اللہ من ذالک ۞ غرض کہ تعیّن مذہب کی بالاتفاق فرض
ہی اور بدون اس فرض کے دین کی راہ نہین ملتی ۞ اور جو کوئی
اسے فرض نجانے وہ علم کو نہین جانتا اور وہ جاہل اور عالم مین اُسکے
نزدیک ابھی امتیاز حاصل نہین ۞ پس وہ مثل جانورون کے ہی
یا اُن سے بھی زیادہ ضلالت مین پڑا ہی ۞ کیونکہ ایسے لوگون
پر اپنے فہم کے موافق تمام بہتر فرقون کا رد کرنا بہت مشکل ہی ۞
اور اسی جہت سے ویسے جاہل لوگ سب مذہبون اور قومون
مین شک رکھ کر کہتے ہین ۞ کہ ہم مین ہر کو دیکھا رے بابا ہر کو
ہر مین دیکھا ۞ سو اب خوب یقین کرو کہ یہ فرقہ جدید الکلمہ جو آپ
کو محمدی کہتے ہین اور ایک مذہب کی تعیین کو بدعت سیئہ

جانتے ہیں جامع ہیں بہتر فرقوں کی سنتون کے درمیان اور پکے
مخالف ہیں اہل سنت و جماعت کے * مگر جو کوئی اُن میں سے چارون
مذہب اور اہل حدیث کا متفق علیہ کام عمل میں لایا کرے اور
مختلف فیہ کو چھوڑ دیوے وہ بڑا سچا محمدی مسلمان ہے * اُسکو
کوئی برا نکہیگا اور حقیقت میں اہل حدیث قدیمی ایسے ہی تھے *
مشہور رہی کہ دودھ عورت کا پینے سے دو بچے آپس میں بہن
بھائی ہوتے ہیں اور بکری وغیرہ کے دودھ سے نہیں * لیکن محمد ابن
اسمعیل بخاری رحمۃ کو اس قدر احتیاط تھی کہ جو دو بچے بکری کے
دودھ میں شریک تھے اُنمیں نکاح کا فتوا دیا اور کہا کہ اور دوسے
بوجھو سیمیں اس میں کچھ فتوا نہیں دیتا * پس جو کوئی حدیث اس
درجے میں احتیاط کرے کہ کسی کا خلاف نکرے اور شبہے سے بھی
دور رہے اسکی ماننا ضروری اور دونون جہان میں مسرور رہے *
اور جو لوگ شبہ کے سبب ریا کے واسطے عمل کریں یا مسئلہ
مختلف فیہ میں فتوا جواز کا دیں جیسا لامذہب کرتے ہیں سو
وے کہان اور طریق اہل حدیث کا کہان * چہ نسبت خاک را
باعالم پاک * خدا ہدایت کرے ہم سب مسلمانوں کو اور بچاوے
ضلالت سے ہم لو * جان رکھو کہ آمین کو پکار کے کہنا امر شکی

ربو کوئی اُسکو حق جانتا ہی حنفی علما اسکو خطا کار جانتے ہین* پھر وہ
ں درجے کو پہنچے کہ پکار کر آمین کے شکوک جاننے والون کو
عتی اور گمراہ سمجھے تو وہ خطا کار نہین بلکہ مبتدع ہی* اور پکار کر
مین کے شکوک ہونے کا سبب یہہ ہی کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود
ض اور حضرت عمر رض فرماتے ہین کہ آمین کا چپکے کہنا سنت
ن سے ہی* اور حضرت علی مرتضی اور بہت سے صحابہ رض
مین پکار کر نہین کہتے تھے* اور رفیقیون کی روایت سے پیغمبر خدا
لعم کا پکار کے آمین کہنا ثابت نہین ہوا* اور جن حدیثون سے بعضے
دث پکارنا اُسکا ثابت کرتے ہین اُن مین صریح لفظ جہر کا نہین ہی اپنی
پنی عقلین دوڑاتے ہین کہتے ہین کہ اذا امن الامام فامنوا سے معلوم
ا کہ جہر درست ہی حالانکہ یہہ سمجھنا اُنکی بیجا ہی* اسی حدیث کے
عنے پیغمبر خدا صلعم نے دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ اذا قال الامام
یر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین یعنے جب امام کہے
یر المغضوب علیهم ولا الضالین تو تم کہو آمین اُسکے آمین کہنے کے
نتظر نہ ہو کہ وہ چپکے کہے* یعنے جب وہ اس لفظ تک پہنچے تو تم آمین
کہہ لو اور اس لفظ سے یہہ بھی نہین نکلا کہ تم پکار کے آمین کہو* اور وہ
جس حدیث مین لفظ مد صوت کا ہی اور وہ حدیث ایک صحابی

عمرو ابن عیر نقیبہ سے روایت ہی اس مین بھی اختلاف کیا ہی اسی کے راویون نے * سفیان نے سلمہ ابن کہیل سے نقل کیا ہی کہ مدعوت کی * اور شعبہ نے روایت کیا ہی مذہب امام اعظم کے موافق کہ خفض بہا صوتہ یعنے پست کی پیغمبر خدا ﷺ نے اپنے ساتھ اپنی آواز یعنے چپکے آمین کہا * اور یہہ اختلاف ترمذی مین مذکور ہی * پر ترمذی نے اپنے فہم سے ترجیح دی ہی جہر کو * سو ترمذی کی فہم ہم پر کچھ حجت نہین حضرت امام اعظم رح کے فہم کے سامھنے * اور ایک دلیل اُس حدیث کے صحیح نہونے کی موافق مذہب محدثون کے یہہ ہی * کہ بخاری رح باوجود اطلاع کے اس حدیث کو اپنی کتاب صحیح مین نہین لائے بلکہ دیدہ و دانستہ چھوڑ دیا بلکہ باب الجہر بالتامین ہی کو نالائے * اور جو حدیث ابو ہریرہ رض کی اشارت کرتی ہی اسپر کہ پیغمبر خدا ﷺ نے آمین کہی اِس طرح کہ پاس والے آدمی نے صف اول مین سُنا وہ بھی بخاری کی شرط کے موافق صحیح نہین * اور وہ جو بخاری نے فعل عبد اللہ بن زبیر کا اور اُن کے مقتدیون کا ذکر کیا ہی بطور تعلیق کے بے سند کے کہ اُنہے پکار کے آمین کہا اور اُنکے مقتدیون نے بھی کہ مسجد یعنے مسجد الحرام گونج گئی * سو قصہ اُسکا یہہ ہی کہ عبد اللہ بن زبیر رض

کو حجاج ثقفی مردود نے گھبرا کے منع اور اُن ظالموں نے اُنسے
لڑائی کی اُسوقت منع بردعا کرلی اور آمین پُکار کے کہنی اُن پر
درست تھی اور ایسے حال میں اب بھی سب کو درست ہی * اور
قطع نظر اسکے عبداللہ بن زبیر رض پیغمبر خدا ﷺ کی وفات کے وقت دس
برس کے تھے پھر فعل اُنکا عبداللہ ابن مسعود رض کے فعل کے ساتھ
کہ صحابہ کبیر تھے کیونکر مقابل ہو سکتا ہی * اور حضرت عمر رض کے
قول سے کہ وے فرماتے ہیں کہ چُپکے کہنا آمین کا رسول اللہ کی سنت
میں سے ہی * سو ایسے شبہات کو علماء حنفیہ موجب شک کا سمجھ کر
ترک کر دیتے ہیں اور یقین اور ظن غالب پر عمل کر کے راہ امن
کی اختیار کرتے ہیں * مگر جو کوئی شک کی خبر کو عمل میں لاتا ہی اور اُسکے
عامل کو بدعتی نہیں کہتا اسکو بھی سنیوں میں گنے جاتے ہیں * اور جو
کہے کہ اس مسئلے میں حنفی لوگ تارک سنت ہیں اور آمین پُکار کے
نکہنا بدعت ہی * جیسا بعضے جاہل لا مذہب اپنے پیروی کرنے والوں سے
یہاں تک کہتے ہیں کہ بدون اسطور کے نماز درست نہیں سو ایسوں کو
البتہ بدعتی جانتے ہیں اور گمراہ * اب اس فرق کو خوب یاد رکھا
چاہیئے اور نالایق تھے وہ جاہلوں سے بکواس اور تکرار نکیجیئے * کیونکہ
یے لوگ ازلی اندھے اور بہرے ہیں ضد اور نفسانیت کے سبب

انکو کچھ نہین سوجھتا* تیسرا مسئلہ یہہ ہی کہ جہان ان پر ثابت ہوا
کہ یہہ حدیث ترمذی یا ابو داؤد یا نسائی یا ابن ماجہ یا مسلم یا بخاری
یا مشکوۃ المصابیح کی ہی بس خاطر جمعی سے جان لیتے ہیں کہ یہی
مسنون ہی* اور یہہ نہین جانتے کہ بہت سی حدیثین ان کتابون مین
مختلف اور مضطرب اور منسوخ ہیں* اور ہرگز یہہ ثابت نہین کہ یہ
کتاب والے کون کون سی حدیث پر عمل کرتے تھے اور کون کون حدیثون
کو فقط روایت کیا ہی* آیا یہہ عقیدہ انکا نزدیک صحیح ہی
یا بدعت* جواب یہہ عقیدہ انکا تقلید ہی صاحب مشکوۃ کی عفی اللہ عنہ
کہ اُس بزرگ کا بھی یہی عقیدہ خطبہ سے معلوم ہوتا ہی* مگر بخاری
اور مسلم کے نزدیک یہہ بات بے شک خلاف ہی اُن کے نزدیک
ایک کے بھروسے پر دین کا مان لینا صحیح نہین* اور ابو داؤد اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ بھی جایز نہین رکھتے کہ کسی کے بھروسے پر
تحقیق مین اکتفا کرے* پس جو کوئی ایسا ہی وہ صاحب مشکوۃ کا
مقلد ہی اور جو کہے کہ مین اُس کا بھی مقلد نہین تو لازم ہی اُسکو کہ
رفع الیدین کی حدیث پر عمل کرنا چھوڑ دے کہ مسلم مین اثبت
الروایت موجود ہی رفع الیدین کے منع پر* رسول اللہ ﷺ نے رفع
الیدین کو تشبیہہ دی ہی سرکش گھوڑون کے دمون کے ہلانے سے*

٭اور فرمایا ہی اسکنوا فی الصلوۃ یعنے سکونت اختیار کرو نماز مین٭
اب کسی نادان کے کہنے سے قیاسی بات نہ بناوے کہ یہہ رفع الیدین
تشہد مین تھا٭ یہان ذرہ خوب غور کرے دیدہ و دانستہ نادان نہ
بنے کہ سرکش گھوڑے سے بیٹھہ کر دُم ہلاتے ہین یا گھڑے سے ہو کر٭
اور طحاوی محدث رح جو بخاری اور مسلم رح کا خوب جانتے والا
تھا اُسنے نقل کی ہی مجاہد سے کہ عبد اللہ ابن عمر رض نے سواے
پہلی دفع کے رفع الیدین نہین کی٭ پس روایت کرنا زہری کا سالم
سے اور سالم کا ابن عمر سے حدیث رفع الیدین کو رکوع سے ادہر
اُدہر کچھ منفعت کو اُسکی پیدا نہین کرتا٭ اور یہی حال ہی اُن لا مذہبون
کا ساری مخالفون مین کہ آج تک ایک عمل مختلف مین بھی دلیل
قوی کے ساتھہ صاف سچے نہین ہوسے٭ اور کسی مسئلے مین حنفیون کو
حدیث صحیح کی رو سے الزام نہ دے سکے٭ اب امید ہی کہ ایسے جاہل
نفسانی آج نہم اللہ چاہے تو حضرت عیسی روح اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ
و السلام کے روبرو بزور قائل ہونگے٭ اور اپنی بیہودہ تزبیرون سے
اور ہٹ کی باتون سے ہٹینگے اور حنفی خوب کہلاوینگے٭ اور ان کے
بڑے عقاید کی کیفیتین اور رد اور رسالون مین لکھی گئی ہین٭ مسلمانون
کو چاہئے کہ اسے ہونگے کر اور فریب سے اپنے تئین بچاوین اور انکے

بمکاید کے جال مین نہ پڑین * اِس رسالے مین اس قدر بیان عقلمند
والون کے لئے بس ہی الحمد للہ رب العالمین وسلام علی المرسلین

یہہ وہ فتوا ہی جسکو شیخ احمد اللہ بنارسی نے حرمین شریفین
زادہما اللہ شرفا کے درمیان بڑی سعی اور محنت سے سنہ ١٢٥٧ ہجری
مین درست کروایا تھا * اُسکا سبب یون ہوا تھا کہ کئی لامذہب والے
جہاز پر جاتے وقت اُن کے ساتھہ تقریر بیہودہ کیا کرتے تھے اور اپنی
شرارت سے باز نآتے تھے * آخر جب وے حرمین شریفین مین پہنچے
علما اور مفتیون سے وہان کے یہہ معاملہ ظاہر کیا * مفتیون نے فرمایا کہ اگر
یہہ بات ثابت ہوگی تو اُن بیہودہ نالائقون کو موافق حکم شریعت کے
خوب سزا دی جائیگی اُنکو بتلادو اور حاضر کرو * جب یہہ خبر اُن لوگون کو
اور اُن کے بعضے ہندی پیشواؤن کو جنکی اعانت پر بھروسا رکھتے
تھے پہنچی گھبرائے اور شیخ موصوف سے بہ التجا و الحاح پیش آئے
اور اُنکے وہان کے پیشواؤن نے مولوی صاحب علی خان کے روبرو
اپنے افعال و عقاید ناپکار سے توبہ کیا * اور اپنے اعتقاد کو موافق طریق
سنت و جماعت کے بہر و دستخط اپنے لکھہ دیا * اور اپنے تئین حاکم
شرع کے پنجے سے بچایا * اور پہلا فتوا علما ے حرمین شریفین کا

بیسمیں سے پانچ سوال و جواب اختصار کے لئے چن کر بعینہ پہلے اس کتاب میں لکھا ہے اُسکو منشی محمد علی فارسی نے سنہ ۱۲۵۶ ہجری میں بمہر و دستخط علما سے موصوفین کے وہان حاصل کیا تھا

ما قول علماء الحرمين الشريفين فيما يقوله بعض علماء العصر من اهل الهند انه لا يجب على احد من المسلمين تقليد احد من الائمة الاربعة وانما يجب على كل شخص العمل بالحديث لان الله تعالى لم يامرنا باتباع ابي حنيفة ولا غيره بل ارشدنا الى اتباع الرسول صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم والعمل بما روي عنه ﷺ ويقولون من قلد احدا من الائمة الاربعة فقد خالف امر الله تعالى بلا مرية فيجب على كل عاقل ان يعمل بما في الحديث وما لم يوجد في الحديث يستنبطه بعقله وفهمه فتركوا العمل بكتب الفقه بالكلية وصاروا يعملون بالحديث والاستنباط مع ذلك انهم لا يميزون بين صحيح الحديث وضعيفه ولا يعرفون قواعد اصول الحديث ويسمون انفسهم بالفرقة المحمدية ويطعنون على مقلدي احد الائمة الاربعة ومع ذلك صاروا يدعون الناس الى اتباع رايهم وترك التقليد فاضلوا كثيرا وايضا بعض منهم يدعي انه حنفي ومع ذلك يرفع يديه قبل الركوع و

بعله و يجمع بين الصلوتين فى السفر بلا علة و يتعوذ و يبسمل و يامين جهرا مع انه لا يتوضوء من مس الذكر والمرأة و يقولون قد ثبت هذا نا بهذه الافعال الاحاديث الصحيحة ولم تبلغ ابا حنيفة اصلا •

فما قولكم فى مثل هولاء الناس هل يعتمد على قولهم وترك التقليد للامام قولهم باطل عاطل مخالف بما نص عليه ائمة المذاهب الاربعة فنحن فى حيرة تامة ولا يكشف عنا هذه الشبهة الا قولكم وكتابتكم واظهاركم وليكن جوابكم على وجه التيقظ لمن يكن على نهج الحق ليكون زاجرا له عن غيه و ضلاله افيدونا اثابكم الله الجنة ترجمہ کیا فرماتے ہین کہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے علما اِس بات مین کہ کہتا ہی بعضا اِس زمانے کا عالم ہند کا کہ نہین واجب ہی کسی مسلمان پر پیروی کرنی کسی امام کی اِن چارون امامون مین سے ؛ اور سیوا اسکے نہین کہ واجب ہی ہر شخص پر عمل کرنا حدیث پر اسواسطے کہ اللہ تعالی نے نہین حکم کیا ہمکو تابعداری اور پیروی کرنے مین امام ابوحنیفہ اور اُنکے سیوا سے کسی کی ؛ بلکہ ارشاد فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی طرف اور عمل کرنے کو اُس چیز کے کہ روایت کی گئی ہی آنحضرت صلعم سے ؛ اور کہتے ہین وے کہ جسنے تقلید کی کسی امام کی اِن چارون امامون مین سے پس تحقیق مخالفت کی اُسنے

اللہ تعالیٰ کے کلام کی بلا شبہہ سو واجب ہی ہر سمجھہ والے پر یہہ کہ عمل
کرے اُس چیز کے ساتھہ جو حدیث مین ہی اور جو چیز نپائی جاوے
حدیث مین نکال لیوے اُسکو اپنی عقل اور سمجھہ سے پس چھوڑ دیا
اُنھون نے عمل کرنا فقہ کی کتابون پر بالکل ٭ اور عمل کرتے ہیٔن وے
حدیث پر اور نکالتے ہیٔن مسئلے اپنی عقل سے باوجود اسکے کہ اُنکو
تمیز نہین اسکی کہ کون سی حدیث صحیح ہی اور کون ضعیف اور نہین
جانتے ہیٔن وے اصول حدیث کے قواعد اور کہلاتے ہیٔن وے فرقہ محمدیہ
اور طعنہ مارتے ہیٔن تقلید اور پیروی کرنے والون پر کسی امام کے ان
چارون امامون مین سے ٭ اور ساتھہ اسکے دعوت کرتے ہیٔن اور
بلاتے ہیٔن لوگونکو اپنی راے کی متابعت کرنے کے لئے اور تقلید کے چھوڑ
دینے کی طرف پھر گمراہ کیا بہتون کو ٭ اور بعضا اُنمین سے کہلاتا ہی
حنفی اور باوجود اُسکے کرتا ہی رفع یدین رکوع کرنے کے پہلے اور
اُسکے پیچھے اور جمع کرتا ہی دونون نمازون کو سفر مین بغیر عذر کے اور
اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور آمین کہتا ہی نماز مین زور سے چلاکر
اور وضو نہین کرتا چھونے سے آلت کے اور عورت کے ٭ اور کہتے
ہیٔن وے کہ تحقیق ثابت ہوئی ہی ہمارے نزدیک اور پہونچی ہیٔن
ہمکو ان افعال کے کرنے کو حدیثین صحیح اور نہ پہونچین ابو حنیفہ کو وے

حدیثین اصلا * پس کیا ہی تمہارا حکم اُن لوگون کے حق مین کیا
اعتماد کیا جاوے اُنکے قول پر اور چھوڑ دی جاوے تقلید یا قول
اُنکا باطل اور بیہودہ اور مخالف ہی اُس چیز کے کہ تصریح کی ہی
اُسپر چارون اامون نے * پس ہم بڑی حیرت مین پڑے ہین
اور نہین دور ہوتا ہم سے یہ شبہہ مگر کہنے اور لکھنے سے تمہارے
اپنی اپنی مہرون کے ساتھ * اور چاہیئے کہ ہو جواب تمہارا اس طور پر
کہ ہوشیار ہووے غفلت سے وہ شخص جو نہین ہی طریق حق پر اور
باز آوے اپنی گمراہی سے * فائدہ * تو بچاؤ ہمکو جزا دیوے تمکو اللہ بہشت

الجواب * الحمد لله رب العالمين رب زدني علما

اعلم ايها السائل ارشدنا الله تعالى واياك للصواب ووفقنا لاتباع
ما جاءت به السنة ونطق به الكتاب ان ما احتج اليه من ذكر من سلوك
سبل الغواية وحملهم غيرهم على ترك طريق الهداية ومتابعتهم
على ترك التقليد لاحد الائمة الذين هم هداة الامة من المنكر
الشنيع والباطل الفظيع لا يلتفت اليه فضلا عن ان يعتمد عليه
واللازم على من ليس له اهلية الاجتهاد المطلق على قول جمهور الفقهاء
والمحدثين والاصوليين تقليد واحد من الائمة الاربعة دون
غيرهم لتواتر مذاهبهم والاصل في ذلك قوله تعالى فاسئلوا اهل

ذكر ان كنتم لا تعلمون وقوله تعالى فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين الاية وقوله تعالى واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم سواء حملوا على العلماء او الامراء و الواجب على ولاة الامور وفقهم الله وضاعف لهم الاجور اذا رفع اليهم ماهم منطوين عليه من الاضلال منعهم عنه وردهم الى سنن الاحوال وتاديبهم بما يليق بمثلهم ليرتدعوهم وسواهم عن قبيح قولهم وفعلهم رجاء الثواب الجزيل من الملك الجليل والله سبحانه الهادي الى سواء السبيل وهو حسبنا ونعم الوكيل كتبه المفتقر عبد الله بن محمد المرغني الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله تعالى لهما مستغفرا حامدا مصليا مسلما

عبد الله

الحمد لله وحده اللهم هداية للصواب نعم ما ذكر في الجواب موافق لمذهب اهل السنة والجماعة ومن يقول بخلاف ذلك فهو ضال مضل جاهل معاند فعلى الحاكم تعزيره بما يليق بامثاله وهو ماجور على ذلك والله اعلم كتبه الفقير الى ربه محمد عمر بن ابي بكر الرئيس الشافعي مفتي مكة المكرمة كان الله عليه

محمد عمر بن ابو بكر الرئيس

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد سيد الاولين و الاخرين وعلى آله وصحبه اجمعين بيان جواب هذا السوال انه يجب على

• كل احد من المكلفين ان يقلد واحدا من الائمة الاربعة مع اعتقاد ان كل واحد منهم على الحق والصواب فلا يجوز تقليد غيرهم ولو من اكابر الصحابة لان مذهبهم لم تدون ولم تضبط ولا يجوز لاحد ان يستقل بنفسه ورائه واجتهاده وادعائه اتباع الكتاب والسنة لان الاجماع انعقد على اتباع الائمة الاربعة الامام ابي حنيفة والامام مالك والامام الشافعي والامام احمد فلا يجوز تقليد غيرهم بعد عقد الاجماع عليهم لان مذاهب الغير لم تدون ولم تضبط بخلاف هولاء فانهم احاطوا علما باقوال جميع الصحابة وغالبها وعرفت قواعد مذاهبهم ودونت وخدمها تابعوهم وحرروها وصارت متواترة ليخرج في الاحكام الفرعية من عهدة التكليف بهذا التقليد لان المذاهب لا تموت بموت اصحابها والاصل في هذا قوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقوله ﷺ من قلد عالما لقي الله سالما فقد علم من هذا انه لا يجوز لاحد ان يحرز من اتباع واحد من الائمة الاربعة لانه خرق لاجماع الامة المعتد بهم في ذلك ولا ان يدعي انه يقتدي بالكتاب والسنة لانه لم يصل الى ما وصل اليه الائمة الاربعة من معرفة الناسخ والمنسوخ وغير ذلك من اصول احكام الكتاب والسنة

ونسال الله تعالى حسن التوفيق لاتباع ائمة الدين والتحقيق امين والحمد لله رب العالمين فيجب على اولى الامر رضا عف الله تعالى له مزيد الاجران يمنع ذلك المبتدع الخارج عن الائمة الاربعة بسوء ابتداعه وان يرده عند ذلك الى تقليد واحد من الائمة الاربعة فان لم يمتثل ادبه الادب اللايق بحاله والله تعالى اعلم * كتبه الفقير الى الله تعالى محمد المرزوقي مفتي المالكية بمكة المشرفه | محمد المرزوقي |

الحمد لله الذي جعل الحق في اتباع الائمة الاربعة المهديين الذين دلت الاحاديث الصحيحة على فضلهم تلويحا واشارة من سيد المرسلين ومن خالفهم كان من المبتدعين ما افتى به الافاضل المفاتي الثلاثة هو الصواب لان المقلد لاحد للائمة المذكورين في جميع فروعاته الفقهية لم يخرج عن السنة والكتاب ومن خرج عن تقليدهم او خلط فروع مذهب غيره مع فروع المذهب المنسوب اليه بلا ضرورة فذاك جاهل عن الاحاديث الصحيحة والفرقان لان في بعض الصور المذكورة في السوال يكون العمل باطلا وفي بعضها مكروه وكذا الحكم سائر فروعاته ولاشك ان هذا من اغواء الشيطان ومن اتبع هولاء المضلين كان في الخسران فواجب على الحكام ايد الله بهم امور الاسلام تاديب الزاعمين على مضمون السوال

بما يقتضيه رايه السليم على قلب زمراتبهم مع ملاحظة الامر القبيح والاضلال الشنيع الذي صدر منهم في اغواء المسلمين عن الصراط المستقيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم امر بتحرير هذه العبارة محمد بن الشيخ يحيا مفتي الحنابلة بمكة المشرفة

محمد ابن يحيا مفتي الحنابلة | جواب ساداتنا مفاتي مكة المشرفة وعلماءها عن السوال المذكور حق وانا مقلد ابي حنيفة رض محمد مراد ابن لطف علی * کے مفتی حیں شہر کسبے کی بڑی عدالت میں

ما افتي به ساداتنا مفاتي مكة المشرفة وعلماؤها حق في هذه الفتوى وانا على مذهب الامام الاعظم ابي حنيفة رحمه الله تعالى كتبه عبد الله اللاهوري الحنفي * ما افتي به ساداتنا مفاتي مكة المشرفة وعلماءها حق في هذه الفتوي وانا على مذهب الامام الجليل الاعظم ابي حنيفة رحمه الله تعالى كتبه فقير عبد الحليم ابن مولوي انس مرحوم عفى الله عنه * کے بمبئی میں رہتے ہیں * ما افتي به ساداتنا مفاتي مكة المشرفة وعلماءها حق في هذه الفتوي وانا على مذهب الامام الاعظم ابي حنيفة رحمه الله تعالى كتبه محمد افضل ابن محمد فضل * این مسئله مثبته موا هیر مفتیان آئمه اربع وعلما مکه معظمه در سنه ۱۲۰۶ ہجری قدسی صلعم جت امکانات بسیاری از

مردم کم علم و کج فهم چون بندگان وسیلهٔ نجات شد که باغوای بعضی از
مردمان کم علم و نفسانی ترک تقلید در ورطهٔ هلاک افتاده بودند
مرتب و کامل شد چنانچه اکثری از اهل هند که خود را محمدی نام نهاده
بودند در باطن آنکه فی الحقیقت حنفی و شافعی و تبعهٔ دیگر از ائمه
مجتهدین محمدی هستند رجوع از قول و فعل خودها کردند فقط

حرره آثم محمد صاحب علی اعظم کدی عفا عنه الکریم | محمد صاحب علی |

الحمد لله ما قررة العلماء الجهابذة وحررة الفضلاء الاساتذة
من وجوب تقليد احد الائمة الاربعة في هذا الزمان بل من
بعد اربع مائة من سنين هو الصواب الذي لا مرية فيه والحق
الذي لا عدول عنه حيث لم يكن الاراء متفقة بشهادة قوله تعالى
ولا يزالون مختلفين وقد اخبر الشارع بما يكون في آخر الزمان
من اعجاب كل ذي راي برائه وامرنا باتباع السواد الاعظم و
اخبرنا بان الذئب انما ياكل القاصية ومن شذ شذ في النار والله
تعالى في علمه الازلي القديم قد علم مثل ذلك وارشدنا بقوله
فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ولم يقل كل ذي ذكر بل امرنا
باهل الذكر ولا شك انهم جماعة متفقون على راي واحد مصيب
مزيل لكل شبهة وضلالة رافع لكل جهالة وهو الصراط المستقيم المختار

اليه فى قوله اهدنا الصراط المستقيم وليس لاحد بعد اربع مائة فى الازمنة المتقدمة والمتاخرة دعوى الاجتهاد فهي مردودة عند النقاد موجبة لكل فساد وداعية الى كل افساد مع ان فيه اعجاب كل ذي راي برايه ولم يذكر الله تعالى الاستنباط الا لاهل القرون الاول فى كتابه العزيز ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم فلم يعلم بالاستنباط الا من بلغ رتبة اولى الامر وليس المراد منهم بعد قرن الصحابة الكرام الا الائمة الاربعة بدليل قوله ﷺ الدين النصيحة لله ولرسوله وائمة المسلمين وقد فسر بعض العلماء ائمة المسلمين بالائمة الاربعة فما يسلم لكل شخص استنباطه بل يرد ما خالف الحق والصواب ولم يتفق الامة على قبوله وقد اخبرنا مولانا جل جلاله فى كتابه العزيز بانه شرع لنا مبني الدين ما وصى به نوحا الاية وذكر فيه ولا تتفرقوا فيه وقد تتبعنا واستقرينا بغاية افكارنا ونهاية ابصارنا وتوجه بصايرنا ان الامر لم يتفق على قبول قول احد من الائمة السابقين والخلفاء الراشدين والصحابة الكرام الا ما كان عن هولاء الائمة الاربعة فان اقوالهم متبعة ولم يقل ببطلان ما قالوا اصلا ولم يختلف اثنان فى فضلهم ونهاية جودهم وورعهم وصدق لهجتهم وصرف

ماجتهم في ايثار محبته لله تعالى على من هواه ولم يتغيرهم الدنيا
ولم تعتريهم الوساوس الشيطانيه المضلة بل اتفقوا على جلالتهم و
عظم شانهم فما اتفقوا عليه هو الحق وما بعد الحق الا الضلال ومما
يدل على وجوب التقليد والمنع عن النظر في الاجتهاد ذلك ما
اخرجه الرزين العبدري عن ابن مسعود رض قال من كان مستنا
فليستن بمن قد مات فان الحي لا تؤمن عليه الفتنة وهذا ابن
مسعود يقوله في ايام خلافة سيدنا عمر رض لانه توفي في خلافة عثمان
رضي الله عنه وينفر الناس من اجتهاده ويامر بتقليد من تقدمه
فما ظنك بهذه الاعصار المتاخرة التي استولى علينا فيها حب الدنيا
والشهواة والحمق والرعونة واعجاب كل ذي راي برائه فمن منع
من التقليد فهو حمار بليد وعن الصراط المستقيم بعيد وعلى مطي
الضلالة قعيد اعاذنا الله من الموبقات وتفضل علينا باتباع الشريعه
سيد السادات وافخر الموجودات وتقليد من لم يختلف في فضلهم
اثنان ولم ينسخ مذاهبهم ما تكرر الجديدان بل ينسب الى الحماقة
والضلالة والجهالة والسفاهة والخذلان من شق عصاهم وخالف
امرهم في كل عصر وآن ونسال الله التوفيق والسداد والهداية و
والرشاد واتباع سنة خير العباد صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه

وسلم قاله بفمه وامر برقمه شيخنا العالم العلامة الحبر الفهامه الشيخ محمد عابد السندي مولد الانصاري اصلا والحنفي مذهبا المدني موطنا ومسكنا ابقاه الله تعالى ونفعنا الله تعالى به

| وفق لجميع العامل عبد محمد عابد |

سب تعریف ثابت ہی اللہ تعالی کے واسطے جو تقریر کی ہی وانا عالموں نے اور استادونا ضلون نے چارون امام مین سے ایک امام کی تقلید کے واجب ہونے پر اس زمانے مین بالکہ چار سو برس ہجری کے بعد وہی صواب ہی۔ اسمین شک نہین اور حق ہی کہ سر بکر انا اس سے بہتر نہین اسواسطے کہ لوگونکی عقل متفق نہین ہی ایک بات پر شاہد ہی اسپر قول اللہ تعالی کا ولا یزالون مختلفین یعنے ہمیشہ لوگ اختلاف کرتے رہینگے * اور بیشک خبر دی شارع نے اس سے جو ہوگا آخری زمانے مین کہ خوش ہوگا ہر ایک سمجھہ والا اپنی اپنی سمجھہ سے * اور حکم کیا انکو کہ متابعت کرین بڑے گروہ کی اور خبر دی اسنے انکو کہ الذئب انما یاکل القاصیہ ومن شذ شذ فی النار یعنے بھیڑیا نہین کہاتا مگر اسکو جو دور ہوا اپنی جماعت سے اور جو الگ ہوا جماعت سے وہ گر پڑا آگ مین * اور اللہ تعالی نے اپنے علم ازلی قدیم سے جانا ہم مین اس کو اور ہدایت کی ہمکو اس کلام سے فاسئلوا اھل

الذکر ان کنتم لا تعلمون پوچھو تم اہل ذکر سے اگر نہین جانتے * اور
نہ فرمایا کل ذی ذکر یعنے ہر علم والے سے بلکہ فرمایا پوچھو اہل ذکر
سے * اور بیشک وے لوگ وے ہین جو متفق ہین ایک رائے
صواب پر کہ دور کرنیوالی ہی وہ ہر طرح کے شبہہ اور گمراہی کو
اور اُٹھانیوالی ہی ہر قسم کی جہالت کو اور وہ سیدھی راہ ہی ایسی
جسکی طرف اشارہ ہی اللہ تعالی کے قول کا اہدنا الصراط المستقیم
اور کسی کو اجتہاد کا دعوا درست نہین بعد چارسو برس کے پہلے اور
پہلے زمانے مین * پس یہہ دعوا مردود ہی داناؤن کے نزدیک
اور فساد کا موجب ہی اور بلانیوالا ہی فساد ڈالنے کی طرف
ساتھہ اِس بات کے کہ اِس زمانے مین خوش ہوتا ہی ہر ایک
سمجھہ والا اپنی سمجھہ سے * اور ذکر نہین کیا اللہ تعالی نے کسی کے مسایل
نکالنے کو مگر پہلے اہل قرون کو اپنی کتاب عزیز مین اور رجوع
کرنے کو رسول کی طرف اور اولوالامر کی جو اہل قرون سے ہین
اس واسطے کہ وہ جانتا تھا اُنکو جو اُنمین سے مسایل نکالینگے * پس
خبردار ہو استعمال نکالنے سے مگر وہ شخص کہ پہنچا رتبہ کو اولوالامر کے
اور مراد ہین اولوالامر سے بعد قرن ثالث کے گرام کے یہی چار امام *
اور اس قول کی دلیل حدیث ہی الدین النصیحۃ للہ ولرسولہ

وایمۃ المسلمین یعنے دین نصیحت ہی اللہ کی اور اسکے رسول کی
اور مسلمانونکے امام کی * اور تفسیر کی ہی بعض علما نے ائمہ
مسلمین کی چار امام سے * پس قبول کیا جایگا ہر ایک شخص سے
استنباط اسکا بلکہ رد کیا جایگا جو مخالف ہوگا حق اور صواب سے *
اور اتفاق نہین کیا اُمت نے جسکے قبول کر لینے پر * اور تحقیق خبر
دی اللہ تعالی جل جلالہ نے ہمکو اپنی کتاب عزیز مین یون کہ
شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا الایۃ یعنے ظاہر کیا تمہارے
لئے وہ دین جس کا حکم کیا نوح علیہ السلام کو اور بیان
فرمایا اُسی قرآن مین ولا تتفرقوا فیہ یعنے پھوٹ نہ ڈالو تم
دین مین * اور تحقیق ڈھونڈھا مین نے اپنی فکر اور بصارت سے
یہہ کہ اتفاق ہوا کسی امر مین قبول کرنے پر کسی آیمۂ سابقین اور
خلفاء راشدین اور صحابۂ کرام کے قول پر مگر جو تھا آخیر
چار امام سے کیونکہ اُنکے قول کی تابعداری کی سب نے اور کوئی قایل
نہوا اُسکے بطلان پر جو اُنھون نے کہا * اور نہ اختلاف کیا کسی دو شخص نے
اُن کی فضیلت اور سعی اور پرہیزگاری مین اور اُنکی سچی
بات مین اور صرف کرنے مین اُنکے دل کو کسی کی محبت کے اختیار
کرنے مین سوا اللہ کے * اور نہ متغیر کر دیا اُنکو دنیا نے اور نہ وساوس

مشرطانی نے کہ گمراہ کرنیوالی ہی بلکہ اتفاق کیا اُنکی بزرگی اور
بڑی شان پر لوگون نے * پس جو امر کہ اتفاق کیا اُسپر لوگون نے
حق ہی اور رہنمون ہی بعد حق کے مگر گمراہی * اور اِس چیز مین سے جو
دلالت کرتی ہی تقلید کے واجب ہونے پر اور منع کرتی ہی اجتہاد
مین نظر کرنے پر وہ ہی جو نکالا اسکو رزین ابن عبدری نے عبد اللہ
ابن مسعود سے کہ اُنھون نے فرمایا من کان مستنا فلیستن بمن مات
فان الحی لاتؤمن علیہ الفتنۃ اور یہہ ابن مسعود کہتے تھے اسکو عمر
رض کی خلافت مین کیونکہ وفات پائی اُنھون نے عثمان رضی اللہ عنہ
کی خلافت مین اور کنارہ پکڑواتے تھے لوگونکو اُن کے اجتہاد سے
اور امر کرتے تھے اُسکی تقلید کو جو مقدم ہوا اُن پر * پس کیا گمان
ہی تیرا اِس آخری زمانے مین ایسا زمانہ کہ غالب ہوئی ہم پر
اسمین محبت دنیا کی اور خواہشین دل کی اور نادانی اور تکبر
اور خوش ہونا ہر سمجھہ والے کا اپنی سمجھہ پر * سو جس شخص نے منع کیا
تقلید سے وہ گمراہ اور بڑا نادان ہی اور سیدھی راہ سے کہ
صراط مستقیم ہی دور پڑا اور گمراہی کی اونٹنی پر سوار ہوا * پناہ
دے اللہ ہمکو ہلاک کرنے کی چیزون سے اور عطا کرے ہمکو سید السادات
اور افخر موجودات کی شریعت کی تابعداری اور تقلید اسکی

محدث ہوئے اسکی بزرگی پر کوئی دو شخص اور نہ مسموح ہوا
ہے اُنکا جب تک ہوا کرے دن اور رات * بلکہ نسبت
کی نادانی اور گمراہی اور بیوقوفی اور حماقت اور شرمندگی
کی اُسکی طرف جسنے پھوٹ ڈالی اُن کے کلام میں اور اُنکا لغت
لی اُنکے حکم کی ہر زمانے اور وقت میں * اور چاہتے ہیں ہم
اللہ سے راستی اور ہدایت اور درستی اور خیر العباد صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی * فرمایا اسکو اپنے مُنہ سے
اور حکم کیا اسکے لکھنے کا ہمارے شیخ عالم دانا اور فہامہ نے یعنے
شیخ محمد عابد سندی مولد الانصاری اصلا حنفی مذہبا مدنی موطنا نے
باقی رکھے اُنکو اللہ اور نفع پہنچاوے اُن کے سبب سے ہمکو

تمام ہوا یہہ رسالہ مطبع احمدی میں شہر کلکتہ کے درمیان
مسیح عبد اللہ عفا اللہ عنہ کی تصحیح سے
سنہ ۱۲۶۸ ہجری مطابق سنہ ۱۲۵۹ بنگلہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۴	۱۲	لنا مینی	لکم مرہ

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ [illegible] عالی، شعبہ جات و نصاب [illegible] کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے

۲- اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات [illegible] اراکین دارالترجمہ [illegible] کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے

۳- طلبائے [illegible] دو کتابیں [illegible] ایم اے، ال ال بی [illegible] جماعتوں کے طلبہ [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے

۴- مدت مقررہ [illegible] کتابیں [illegible] واپس نہ ہوں تو [illegible] بحساب [illegible]

۵- بشرطیکہ [illegible] کتاب [illegible]

۶- کتابیں [illegible] ترتیب [illegible] ہوں گی

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]

۸- قلمی نسخے [illegible] فقط